اسلامی اقدار کا نقیب

ترجمانِ اسلام

ہفت روزہ — لاہور

نگران اعلیٰ: مولانا مفتی محمود



آغا عبدالکریم کی اکبر بگٹی سے خفیہ ملاقات

پاکستان کی غیر متوازن سیاست میں

ایک اور استعماری گماشتے کا اضافہ

ائیر مارشل اصغر خان کی



اسباب و واقعات کی روشنی میں

۲۰ ذی الحجہ ۱۳۹۷ھ جمعہ

قیمت ایک روپیہ

زخم کھا کھا کے بھی ہنس دینے کے خوگر نکلے
جو تھے راضی بہ رضا، عزم کے پیکر نکلے

حوصلے پست، قدم سست، دماغوں میں فتور
میرے ہمراہ میری راہ کا پتھر نکلے

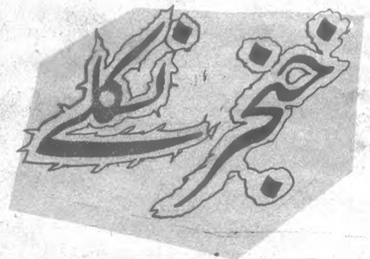
اے دلِ سادہ بتا تجھ پہ میں روؤں کہ ہنسوں
جن کو تو سمجھا تھا ہمدرد، ستمگر نکلے

جب بھی وقت آیا ہے ایمان و وطن کیخاطر
وہ ہمیں تھے جو کفن باندھ کے سر پر نکلے

اس قدر اشک بہائے کہ الٰہی، توبہ!
پیار کے پیاسے جو تھے دل کے سمندر نکلے

قافلے سے جو ہمارے، میاں اصغر نکلے
صورتِ شعر پہ ارمان مچل کر نکلے

جن کو سلمان سمجھتا تھا میں اپنا افسوس!
آستینوں میں چھپائے ہوئے خنجر نکلے



از:- سید سلمان گیلانی، شیخوپورہ

ثقافت کیا ہے؟

حکیم افتخار فخر

عزم رکھتا ہو تو پھر فکرِ قیادت کیا ہے
جادۂ شوق میں رہبر کی ضرورت کیا ہے

اک توہّم پہ کسی غور کی حاجت کیا ہے
"خواب پھر خواب ہیں خوابوں کی حقیقت کیا ہے"

عشق کہتے ہیں کسے اور یہ وحشت کیا ہے
چند حرفوں کا ہے مجموعہ محبت کیا ہے

ثبت ہے میری جبیں پر جو نشانِ سجدہ
آپکے نقشِ کفِ پا کی بدولت کیا ہے

عشق کی جوت جگاؤ تو ذرا سینے میں
تم پہ ہو جائیگا روشن شبِ فرقت کیا ہے

ہم تو پچھتائے تمہیں اپنا سمجھ کر لیکن
اپنے کرتوت پہ تم کو بھی ندامت کیا ہے

فخر کس بات پہ نازاں ہیں ثقافت والے
ناچ گانے کے سوا اور ثقافت کیا ہے؟

اداریہ

موجودہ صورتحال

ہمارے ملک کے حالات جس نہج پر جارہے ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ ہر طرف بے اطمینانی اور عدم یقین کا دَور دَورہ ہے، کوئی بھی شخص سکون کی نیند نہیں سوتا۔ چند گنے چُنے گھرانوں کو چھوڑ کر، کون ہے جو کرب و اضطراب کا مرقع نہیں بنا ہوا۔ ایک طبقہ اب بھی اپنے انہی اللّوں تللّوں میں لگا ہوا ہے جن میں وہ تیس سال سے پروان چڑھا ہے اور جو اب اس کی زندگی کا جزوِ لاینفک بن چکے ہیں۔ بیوروکریٹ من مانیوں میں مبتلا ہیں اور کوئی پوچھنے والا نہیں۔

گو ملک میں مارشل لا ہے مگر مارشل لا کی گرفت اس مرتبہ اتنی مضبوط نہیں کہ مفاد پرست، موقع پرست اور منافع خور درندگی اور بہیمیت سے باز آجائیں۔ خانہ پُری کی جاتی ہے۔ چند ہفتے گزرنے کے بعد چند افراد کو گرفت میں لے لیا جاتا ہے، سزاؤں کا بھی اعلان ہوتا ہے، جرمانے بھی کیے جاتے ہیں مگر دیکھا یہ گیا ہے کہ وہی مُلک اور قوم کے ازلی دشمن اپنی پوری آن بان اور آب و تاب سے دندناتے رہے ہوتے ہیں۔ خدا جانے کون سا مخفی ہاتھ ایسا ہے جو ان بدنہادوں کو چشمِ زدن میں قانون کی گرفت سے چھڑا کر پہلے سے زیادہ جرائم کے ارتکاب کیلئے کھلا چھوڑ دیتا ہے۔

گزشتہ سالہاسال عوامی دَور پاکستان کے محنت کشوں، کسانوں، مزدوروں اور عام غریب و مفلوک الحال شہریوں نے جس طرح سے گذارا، وہ سب جانتے ہیں۔ اس نام نہاد عوامی دَور میں کسی بھی شخص کا مال، جان، عزت اور آبرو محفوظ نہیں رہے تھے۔ ہر فرد سہما سہما سا دکھائی دے رہا تھا اور دل میں سب کچھ کرنے کی خواہش ہونے کے باوجود کچھ نہیں کیا جاسکتا تھا۔ کیوں؟ اس لیے کہ سروں پر آمریت کی تلوار لٹک رہی تھی اور حکمرانوں کو ہر نحیف سے نحیف آواز بھی تختِ طاؤس کے لیے خطرہ نظر آتی تھی۔

اور یہی وجہ تھی کہ جب تحریک چلی تو پوری قوم دکھوں سے نڈھال اور زخموں سے چُور ہونے کے باوجود سڑکوں پر آگئی۔ اور آمریت و فسطائیت، لاقانونیت و آسمیت کے خلاف تاریخ ساز کردار ادا کیا، محض اس لیے کہ ہمارے تیس سالہ دلدّر دُور ہوجائیں اور ہم ہر قسم کی قربانیاں دے کر اس نظام کو بدل دیں، جسے بدلنے کے لیے ہم نے اپنا سب کچھ لٹا کر یہ وطن حاصل کیا تھا۔

اِنہی جذبوں، اِنہی ولولوں، اِنہی تمناؤں اور اِنہی آرزوؤں کے جلو میں تحریک نظامِ مصطفےٰ کا غلغلہ بلند ہوا۔ نوجوان خاک و خون میں تڑپے، جیلیں آباد کی گئیں۔ القصہ ہمہ قسم کی صعوبتوں کے پہاڑ ٹوٹے، مگر قوم کو اپنی منزل کی صداقت کا یقین تھا کہ راہ کے کانٹوں کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے آگے بڑھتی چلی جارہی تھی۔

بالآخر راہ کا سنگِ گراں اپنی مضبوط بنیادوں پر قائم ہونے کے باوجود قوم کے عزمِ صمیم اور جہدِ مسلسل کی تاب نہ لا کر پاش پاش ہوگیا۔ ۵ جولائی کا سورج طلوع ہوا تو قوم نے سُکھ کا سانس لیا اور یہ سمجھا کہ اب منزل دُور نہیں۔ جنرل محمد ضیاء الحق کی پہلی نشری تقریر نے مزید ڈھارس بندھائی اور پوری قوم مسرتوں اور شادمانیوں کا بے پناہ اظہار کرنے لگی۔ ہر مکتبِ فکر کے لوگ شاداں و فرحاں منزلِ مقصود تک پہنچنے کے لیے دن گننے لگے



جلد نمبر ۲۰ شمارہ نمبر ۴۸

جمعۃ المبارک ۲۰ ذی الحجہ، ۲ دسمبر ۷۷ء

سرپرست
مولانا عبید اللہ انور

مدیر
اکرام القادری

مدیر معاون
عمیر الہاشمی

بدل اشتراک
سالانہ ۴۵ روپے
ششماہی ۲۳ روپے
سہ ماہی ۱۱/۵۰ روپے

یکے از مطبوعات
جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

یہ درست ہے کہ مِن حیث القوم پوری قوم اب بھی مایوسی و نامرادی کا شکار نہیں ہے اور وہ اب بھی منزلِ مقصود تک پہنچنے کا اتنا ہی یقین رکھتی ہے، جتنا کے اسے تحریک کے دوران اپنا گرم گرم اور مقدس خون بہاتے ہوئے تھا۔

مگر اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا کہ اس عبوری دَور میں قوم کو جن جن دشوار گذار راہوں اور جن جن پُرخطر راستوں سے گذرنا پڑ رہا ہے اور اس سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ قوم کو ان مصائب میں مبتلا کرنے کی ذمہ داری بعض چھچھورے قسم کے سیاستدانوں پر بھی ہے اور بیوروکریسی پر بھی۔ بعض بلند بانگ دعوے کرنے والے سیاست دانوں نے قوم کو ذہنی اذیت میں مبتلا کرتے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ اور اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد تعمیر کرکے جس طرح سے پوری قوم کو اضطراب میں مبتلا کیا ہے وہ انہی کا حصہ ہے۔

اس کے علاوہ قوم کو جو سب سے بڑی پریشانی ہے اور خصوصاً محنت کش طبقے کو وہ معاشی بدحالی ہے جس نے ایک عام آدمی کی قوتِ خرید کو سلب کرکے رکھ دیا ہے۔

مہنگائی کا عفریت روز افزوں ہے اور ملک کی اکثریت حیران و ششدر ہی نہیں بلکہ سِسکیاں لے رہی ہے، زندگی اجیرن ہو کر رہ گئی ہے۔

موجودہ عبوری حکومت نے اگر بڑھتی ہوئی اس مہنگائی کی طرف اپنی فوری اور مکمل توجہ نہ دی تو حالات بد سے بدتر ہوتے جائیں گے اور مایوسیوں سے گھٹتے اور پھیلتے چلے جائیں گے۔

اس موقعہ پر یہ کہنا بھی خلافِ واقعہ نہ ہوگا کہ ایک نمائندہ حکومت ملکی مسائل کو حل کرنے کی جو اہلیت اور صلاحیت رکھتی ہے وہ عبوری اور غیر نمائندہ حکومت کی دسترس میں نہیں آ سکتے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ موجودہ عبوری حکومت احتساب کے عمل کو تیز سے تیز تر کرتے ہوئے انتخابات کا ڈول ڈالے تاکہ ملک میں نمائندہ حکومت کا قیام عمل میں آ سکے۔

مولانا مفتی محمود صاحب کا دورۂ انگلستان

حافظ محمد داؤد۔ برمنگھم

مفتی محمود صاحب ۲۲ اکتوبر بروز ہفتہ لندن ایئرپورٹ پر اترے۔ آپ مجمع البحوث الاسلامیہ قاہرہ کی میٹنگ سے فارغ ہو کر اچانک انگلستان تشریف لائے۔ ایئرپورٹ پر مولانا مفتی عبدالباقی اور مولانا عبیدالرحمٰن صاحب (شیفیلڈ) نے آپ کا استقبال کیا۔ اور فوری اطلاع سے جتنے عقیدت مند بھی ایئرپورٹ پر پہنچ سکتے تھے، پہنچ گئے اور فضا جمعیۃ علمائے اسلام زندہ باد اور قومی اتحاد زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی، ۲۲ اکتوبر کو آپ نے لندن میں ہی مفتی عبدالباقی صاحب کے ہاں قیام فرمایا۔

۲۳ اکتوبر بروز اتوار آپ شیفیلڈ پہنچے۔ ریلوے اسٹیشن پر علامہ خالد محمود صاحب، مولانا منظور الحق صاحب، مولانا عبدالقیوم صاحب اور متعدد علمائے کرام نے آپ کا استقبال کیا۔ عقیدت مندوں کی بھاری تعداد سے پلیٹ فارم کھچا کھچ بھرا تھا۔ مفتی صاحب نے اسٹیشن پر سب حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور سیدھے انڈسٹری روڈ کی مسجد میں تشریف لائے۔ ظہر کی نماز کے بعد مفتی صاحب نے حالاتِ حاضرہ پر کچھ سوالات کے جواب دیئے اور مغرب کی نماز کے بعد جلسۂ عام سے خطاب کیا۔ ۲۴ اکتوبر پھر آپ لندن تشریف لے گئے اور چار پانچ دن وہاں ڈاکٹر کے زیرِ علاج رہے۔ آپ تنفس اور پاؤں میں زخم کی تکلیف میں مبتلا تھے۔ جمعہ کے موقع پر لندن میں تقریر کی اور ۲۹ اکتوبر کو پاکستانی طلبہ کی لاء سوسائٹی کے زیرِ اہتمام ہونیوالی ایک مجلسِ مذاکرہ میں مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی۔ اس مجلسِ مذاکرہ کا موضوع پاکستان کے موجودہ حالات تھا۔ اور اس میں ہر پارٹی کے نمائندوں نے حصہ لیا۔ پیپلز پارٹی کی طرف سے ظفر چودھری اور عبدالوحید ایڈووکیٹ نے حصہ لیا۔ ۳۰ اکتوبر بروز اتوار یارک شائر کے مرکز بریڈفورڈ میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ بریڈفورڈ پاکستانی آبادی کی کثرت کے باعث چھوٹا پاکستان کہلاتا ہے۔ شہر کا وسیع ہال حاضرین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ صدارت حکیم یوسف رانا نے کی۔ اور مفتی صاحب نے پاکستان کے حالات پر نہایت بصیرت افروز تقریر کی۔ شام کو اہالیانِ بریڈفورڈ نے آپکو عظیم الشان استقبالیہ دیا اور رات مفتی صاحب باٹلے ڈیوزبری تشریف لے گئے۔

۳۱ اکتوبر بروز پیر آپ مانچسٹر تشریف لائے اور رات دارالعلوم بولٹن تشریف لے گئے۔ وہاں مولانا یوسف متالا مہتمم دارالعلوم نے آپ کا استقبال کیا اور صبح منگل کے دن آپ سکاٹ لینڈ تشریف لے گئے۔ اور گلاسگو کے شہر میں خطابِ عام فرمایا۔

گلاسگو سے آپ بذریعہ ہوائی جہاز لندن پہنچے اور ۴ نومبر کو ڈنمارک تشریف لے گئے۔ وہاں کوپن ہیگن کے مرکزی شہر میں نمازِ جمعہ پڑھائی اور پاکستانیوں کے ایک جلسۂ عام سے خطاب کیا۔

۵ نومبر بروز ہفتہ برمنگھم میں (ڈگبتھ ہال میں) ایک عظیم الشان جلسہ ہوا۔ مولانا منظور الحق صاحب نے مفتی صاحب کو سپاسنامہ پیش کیا۔ علامہ خالد محمود صاحب کی تقریر کے بعد مفتی صاحب نے حالات پر بڑی مفصل تقریر کی۔ پھر آپ شیفیلڈ تشریف لے گئے وہاں بعد نمازِ عشاء ہال میں ایک عظیم اجتماع سے خطاب فرمایا اور صبح بذریعہ کار لندن تشریف لے گئے۔ ۶ نومبر کو لندن کا نوے ہال میں متحدہ محاذ کی طرف سے ایک عام اجلاس ہوا۔ مفتی صاحب ۷ نومبر کو حج کیلئے تشریف لے گئے۔ آپ کا یہ مختصر دورہ انگلستان خاصا کامیاب رہا۔ برطانیہ میں مقیم پاکستانیوں نے بڑی گرمجوشی سے آپکو خوش آمدید کہا۔

سیاستدانوں کیساتھ انتظامیہ کا بھی محاسبہ کیا جائے

جمعیتہ علما اسلام پنجاب کی مجلسِ شوریٰ کا اجلاس اور اہم قراردادیں!

خان عبدالولی خان اور انکے ساتھیوں کو بلا تاخیر رہا کیا جائے

رپورٹ جانباز مرزا

جمعیتہ علماء اسلام پنجاب کی مجلس شوریٰ کا اجلاس ۱۱ر نومبر ۷۷ء کو مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ گیٹ لاہور میں زیر صدارت حضرت مولانا عبید اللہ انور منعقد ہوا جس میں صوبہ پنجاب میں جمعیہ کی تنظیمی صورت حال اور ملکی سیاسی حالات پر غور و خوض کیا گیا اور جماعتی کام کو آگے بڑھانے کے لئے اہم فیصلے کئے گئے۔

اجلاس سے ناظم مرکز یہ مولانا ... قاری نور الحق قریشی، مولانا منظور احمد چنیوٹی مولانا محمد فیروز خان، مولانا عبداللطیف انور، مولانا حافظ محمد طیب، سید مقبول حسین ایڈووکیٹ، حافظ سراج احمد، جانباز مرزا، اور دیگر حضرات نے خطاب کیا۔

اجلاس کے اختتام پر مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کی گئیں اور دعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

انتظامیہ کا محاسبہ کیا جائے

یہ اجلاس عبوری حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ زیادہ دیر تک جمہوری عمل کا تعطل ملک و قوم کے لئے نقصان دہ ہے اس لئے محاسبہ کا عمل فی الفور اور بلا تاخیر منطقی انجام تک پہنچا کر الیکشن کا انتظام کیا جائے۔

اس کے ساتھ ہی یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ سیاست دانوں کے ساتھ ساتھ انتظامیہ کا بھی شدت سے محاسبہ کیا جائے کیونکہ اس ملک و قوم کی بربادی میں انتظامیہ کے ارکان کا واضح ترین حصہ ہے۔

ہر برسر اقتدار گروپ نے اپنی خواہش مرضی کے افراد کو مختلف مناصب اور عہدوں پر فائز کیا اور ان نااہل افراد نے خزانۂ قومی سے تنخواہ پا کر شخصیات اور جماعتوں کی خدمت کی اور ظلم و زیادتی کی سرگرمیوں میں بھرپور تعاون کیا۔

اس لئے اس طبقہ کا شدید ترین محاسبہ وقت کی اشد ترین ضرورت ہے تاکہ انتظامیہ کا شعبہ بدکار، مجرم اور خائن افراد سے پاک ہو جائے اور اچھے باکردار اور باصلاحیت افراد اطمینان اور سکون سے کام کر سکیں۔

قومی اتحاد کا استحکام ضروری ہے

یہ اجلاس پاکستان قومی اتحاد سے تحریک استقلال کی علیحدگی کو انتہائی افسوسناک قرار دیتا ہے پاکستان قومی اتحاد جس پس منظر میں قائم ہوا۔ اس سے ایک زمانہ آگاہ ہے اور پھر ملت پاکستانیہ نے قومی اتحاد کی دعوت و ترغیب پر ہر موقعہ پر جو لازوال قربانیاں دیں وہ تاریخ کی انمٹ حقیقت ہے لیکن ایک ایسے مرحلے پر جب کہ قوم اپنے مقصد اصلی کے حصول میں ابھی کامیاب نہیں ہوئی اور وہ منزل ہنوز دور ہے۔ اس متحدہ پلیٹ فارم سے علیحدگی کا سنگدلانہ فیصلہ ہے جس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔

دنیا جانتی ہے کہ پاکستان قومی اتحاد کی تحریک نظام شریعت میں ہزاروں افراد شہید ہوئے۔ خواتین کی بے حرمتی ہوئی۔ عوام پر لاٹھیاں برسائی گئیں۔ وکلاء کو پیٹا گیا اور اسقدر نقصانات ہوئے جن کا ہنوز اندازہ کرنا مشکل ہے۔

لیکن ان سب قربانیوں کو نظر انداز کر کے اپنی علیحدہ ڈفلی بجانا ان مظلوم شہدا کے خون سے غداری اور ناقابلِ معافی جرم ہے۔

اجلاس اس عزم کا اظہار کرتا ہے کہ قومی اتحاد کو قائم و برقرار رکھنے کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔ اور ملت کی حسین آرزوؤں کے لئے قائم شدہ اس سٹیج کو تباہ نہیں ہونے دیا جائے گا۔

ولی خان کو رہا کیا جائے

یہ اجلاس اس امر پر اظہار افسوس کرتا ہے کہ بھٹو دور کی تمام ٹریبونلز توڑ دیئے گئے لیکن حیدر آباد ٹریبونل جو ناانصافی و ظلم کی بدترین مثال ہے ابھی تک باقی ہے۔ اجلاس خان عبدالولی خان اور ان کے رفقاء کے کیس کو ملک کی باوقار عدالت میں منتقل کر کے اس کا جلد از جلد فیصلہ کرنے کا مطالبہ کرتا ہے تاکہ حق و انصاف کے تقاضے پورے

ہو سکیں۔

اس کے ساتھ ہی گزشتہ تحریک میں مختلف لوگوں پر قائم کئے گئے مقدمات کی واپسی از حد ضروری ہے کیونکہ اس دور میں جو مقدمے بنائے گئے ان کی حیثیت محض سیاسی انتقام کی تھی۔

ساتھ ہی تحریک ختم نبوت اور تحریک مسجد نور کے مظلوم اور ستم رسیدہ لوگوں کے مقدمات ابھی تک باقی رکھنے پر حیرت کا اظہار کرتا ہے۔ ختم نبوت کا مسئلہ آئینی طور پر حل ہونے کے باوجود اور مسجد نور کو واگزار کرنے کے باوجود مقدمات قائم رکھنا عجیب ستم ظریفی ہے اس لئے ضروری ہے کہ ان تمام مسائل کو فی الفور حل کیا جائے۔

سید شمس الدین شہید اور حافظ منیر احمد شہید کے قتل کے مقدمات کی تحقیقات کرائی جائے

یہ اجلاس حضرت مولانا السید شمس الدین شہید اور خانقاہ امروٹ کے جوان سال السید منیر شہید کے قاتلوں کو ابھی تک قانون کی گرفت میں نہ لینے اور ان کو قرار واقعی سزا نہ دینے پر شدید افسوس کا اظہار کرتا ہے۔

اس حقیقت کو جھٹلانا مشکل ہے کہ ملک کی سابقہ بے ننگ و نام حکومت نے متعدد دوسرے لوگوں کی طرح ان دو جوان سال اور صالح اور نیک فطرت علماء اور مخلص ورکروں کو بھی سیاسی انتقام کے طور پر شہید کرایا۔ اور ابھی تک ان کے قاتل اسی طرح دندناتے پھر رہے ہیں۔

ہمارا مطالبہ ہے کہ اس سلسلہ میں عدل و انصاف کی ذمہ داریاں پوری کر کے قاتلوں کو قرار واقعی اور عبرت ناک سزا دی جائے۔

علامہ بنوری کی وفات پر اظہار غم

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کی مجلس شوریٰ و ضلعی امراء و نظماء کا یہ اجلاس حضرت محدث عصر کبیر مولانا الشیخ السید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے ان کے سانحہ ارتحال کو ناقابل تلافی نقصان قرار دیتا ہے۔

مولانا مرحوم نے امام العصر حضرت العلامہ السید محمد انور شاہ کاشمیری کے علمی وارث و جانشین ہونے کی حیثیت سے دین اور علم کی جو بے پناہ خدمت کی اور مسلک حقہ کے تعارف کے لئے ملک و بیرون ملک جو تاریخ ساز کردار ادا کیا اس کا اعتراف ایک لازمی حقیقت ہے۔

مرحوم نے ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت کے دوران مجلس عمل کے قائد و سربراہ کی حیثیت سے فرقہ مرتدہ قادیانیہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دلانے کیلئے جس تدبر و بصیرت کا مظاہرہ کیا وہ ہماری ملی تاریخ کا ایک سنہری باب ہے۔

وفات سے چند دن قبل اسلامی مشاورتی کونسل میں آپ نے جس سوز قلبی اور درد دل کے ساتھ خدمت سرانجام دی اس کا اعتراف ذمہ دار لوگ بھی کر چکے ہیں۔ یہ اجلاس دل کی گہرائیوں کے ساتھ حضرت مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ رب العزت ان کے نقش قدم پر چلنے کی ہمیں توفیق عطا فرمائے۔

اجلاس حضرت مرحوم کے ورثاء و متعلقین سے اظہار ہمدردی کرتا ہے۔ یہ اجلاس معروف اہلحدیث عالم دین مولانا عبدالغفار سلفی کی وفات پر بھی گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق مرحمت فرمائے۔

جننگ فیکٹریاں چالو کی جائیں

یہ اجلاس روئی کے کاشتکاروں اور جننگ فیکٹریوں کے مالکان کے درمیان موجودہ تنازعہ اور کھنچاؤ کو زرعی اور صنعتی ترقی کی راہ میں زبردست رکاوٹ قرار دیتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس کھنچاؤ کو ختم کرنے کے لئے مؤثر اقدام کرے اور مالکان فیکٹریز کے اس عذر کو کہ حکومت انہیں بنکوں کے ذریعہ امداد فراہم نہیں کر رہی اس کا ازالہ کیا جائے۔

ربوہ کا نام تبدیل کیا جائے

اس اجلاس کی رائے میں مرزائیوں کے ہیڈکوارٹر کا نام ربوہ قرآن کے ساتھ ایک بھونڈا مذاق اور تحریف قرآن کی ایک خطرناک سازش ہے۔ امت مرزائیہ نے اپنی جعلی نبوت و مہدیت کو مختلف انداز سے سہارا دینے کے لئے جو طریقے اختیار کئے ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ اس مغضوب بستی کا نام ربوہ رکھا گیا۔

اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ اس بستی کا نام فی الفور تبدیل کیا جائے۔ نیز یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ ۱۹۷۴ء کی آئینی ترمیم کے عملی تقاضے کو فی الفور پورا کر کے مرزائیوں کو کلیدی آسامیوں سے ہٹایا جائے۔ انکی عبادت گاہوں کو مسجد کے نام سے پکارنے کو ممنوع قرار دیا جائے اور اس ضمن کے دوسرے تمام اقدامات پورے کئے جائیں۔

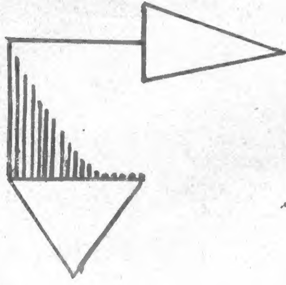
چٹ پر سرخ نشان
چندہ ختم ہونے کی علامت ہے

خط و کتابت کرتے وقت
خریداری نمبر
کا حوالہ ضرور دیں ورنہ تعمیل نہ ہو گی
محمد سلیم قریشی

بسلسلہ

ایک نامعلوم بحران

ضیاء الرحمن فاروقی



پیپلز پارٹی میں تضادات

۱- • اگر پیپلز پارٹی کی حکومت ہوتی اور احمد آباد میں مسلمانوں پر ظلم ہوتا تو پاکستان بھارت کو نوٹس دیتا کہ مسلمانوں پر ظلم بند کیا جائے ورنہ بھارت کا وجود نہیں ہوگا۔ چیئرمین بھٹو جنگ کراچی ۸ دسمبر ۱۹۶۹ء

• بھارت میں حالیہ مسلم کش فسادات بھارت کا اندرونی مسئلہ ہے اور ہم کسی کے اندرونی معاملے میں دخل دینے کا ارادہ نہیں رکھتے"

وفاقی وزیر مملکت برائے امور خارجہ و دفاع مسٹر عزیز احمد کا سینیٹ میں بیان :- نوائے وقت لاہور ۶ مئی ۷۶ ۱۹ء)

۲- • "ہم امریکہ اور برطانیہ کو ان کے قرضے واپس نہیں کریں گے "

چیئرمین بھٹو۔ روزنامہ مساوات لاہور ۱۱ نومبر ۷۰ء

• پاکستان قرضوں کی ادائیگی کا وعدہ کئے ہوئے ہے موجودہ حکومت سابقہ حکومتوں کی طرح نہیں جنہوں نے قرضوں کی یکطرفہ طور پر ادائیگی روک دی تھی پاکستان کے وزیر خزانہ ڈاکٹر مبشر حسن کا واشنگٹن میں بیان۔

روزنامہ مساوات لاہور ۲۶ اپریل ۷۴ ۱۹ء

۳- • "جب تقریروں میں دوسرے ممالک کے خلاف بات کی جائے تو اسے برداشت نہیں کیا جا سکتا۔" صدر بھٹو۔ روزنامہ مساوات لاہور

۷ اکتوبر ۱۹۷۲ء

• "میں پشاور کے جلسہ عام میں یوگوسلاویہ کی دھجیاں بکھیر دوں گا۔"

(صدر بھٹو نوائے وقت لاہور ۲۶ نومبر ۱۹۷۲ء)

۴- سیٹھ صاحب! میرے ساتھ آنکھ مچولی نہیں چلے گی۔ وقت بہت کم ہے۔ ملک کی دولت واپس لے آؤ۔ ورنہ کارخانوں سے خاندانوں تک نہ چھوڑوں گا۔ (صدر بھٹو۔ مساوات لاہور ۳۱ دسمبر ۱۹۷۱ء)

• پاکستانی تاجروں نے تقریباً چالیس کروڑ ڈالر بیرونی ملکوں میں جمع کرا رکھے ہیں۔ صدر بھٹو۔ مساوات لاہور ۸ جنوری ۱۹۷۲ء

• پاکستان کے بڑے سرمایہ دار اور صنعت کار کروڑوں ڈالر کا زرمبادلہ وطن واپس لے آئے ہیں۔

صدر بھٹو۔ کا مغربی جرمنی کے روزنامہ سپیگل سے انٹرویو۔

(نوائے وقت لاہور ۱۵ مئی ۷۲ء)

• مارشل لاء کے ضابطہ ۱۱۵ کے تحت ۴۷ لاکھ روپے کا زرمبادلہ وطن واپس لایا گیا ہے۔ گوشواروں میں بیرون ملک زرمبادلہ کے جو ذخائر دکھائے گئے ہیں ان کے مطابق تین کروڑ چالیس لاکھ روپے کا زرمبادلہ حصص اور سیکیورٹیز کی شکل میں ہے اسے پاکستان منتقل نہیں کیا جا سکتا۔ اس میں سے ایک کروڑ چھپن لاکھ روپے زرمبادلہ قابل انتقال ہے۔

مرکزی وزیر سیاسی امور غلام مصطفیٰ جتوئی کا قومی اسمبلی کے وقفہ سوالات میں بیان۔ (روزنامہ مشرق لاہور، ۲۰ ستمبر ۱۹۷۲ء

۵- صدر بھٹو نے غیر ملکی سفیروں اور ان کے اہل خاندان کو لاڑکانہ آنے کی دعوت دی ہے ۴۹ ملکوں کے سفارتی نمائندے صدر بھٹو کے ذاتی مہمان ہوں گے۔ مخصوص ٹرین کے اخراجات ستر ہزار روپے کھانے اور دیگر سہولتوں پر ۳۵ ہزار روپے خرچ ہوں گے۔ یہ تمام اخراجات صدر بھٹو خود برداشت کریں گے۔ روزنامہ مساوات لاہور ۲۲ جنوری ۱۹۷۲ء)

غیر ملکی سفیروں کی آمد و دعوت پر جو اخراجات اٹھے ہیں وہ حکومت نے ادا کئے ہیں۔ میں اتنے بڑے اخراجات کا متحمل کیسے ہو سکتا ہوں۔

صدر بھٹو۔ جنگ کراچی ۲۴ جنوری ۱۹۷۲ء

۶- ہم اپنے پرانے دفاعی معاہدے ترک کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے۔ ہم دیکھ چکے ہیں کہ بھارت روس معاہدہ پاکستان کے خلاف کس طرح بروئے کار لایا گیا۔ ان حالات میں پرانے معاہدوں سے الگ ہونا پاگل پن ہوگا۔ صدر بھٹو مشرق لاہور ۲۹ مارچ ۱۹۷۲ء

• حکومت پاکستان نے سینٹو سے علیحدگی کے فیصلے کا اعلان کر دیا۔

روز نامہ مساوات لاہور۔ ۹ نومبر ۱۹۷۲ء

• ہم معاہدہ سیٹو سے بھی اسی طرح مناسب موقعہ پر علیحدہ ہو جائیں گے۔ جس طرح معاہدہ سنٹو سے علیحدہ ہوتے ہیں۔ دراصل ہمارا مقصد بھارت کے ساتھ امن سے رہنا ہے۔

(صدر بھٹو۔ جنگ کراچی ۱۱ نومبر ۱۹۷۲ء)

۷۔ مشرقی پاکستان کے عوام اقتصادی مسائل سے نجات چاہتے تھے۔ علیحدگی نہیں۔

چیئرمین بھٹو "کا عظیم المیہ"

• بنگالی مسلمان علیحدگی چاہتے تھے۔ کیونکہ ان کا موقف تھا کہ ان کی نسل زبان اور ثقافت علیحدہ ہے۔ صدر بھٹو مساوات لاہور ۲۶ نومبر ۱۹۷۲ء

• مشرقی پاکستان کسی ایک شخص کے فیصلہ سے علیحدہ نہیں ہوا۔ مشرقی پاکستان کی علیحدگی ایک طویل اور دردناک عمل ہے۔ ان کا استحصال کیا گیا۔ ہم نے انہیں چوس کر خشک کر دیا۔ وہ تباہ حال بدقسمت لوگ ہیں۔

صدر بھٹو:۔ جنگ کراچی ۱۲ جولائی ۱۹۷۳ء

"یہ غلط ہے کہ مشرقی پاکستان کا استحصال ہوا"

صدر بھٹو نوائے وقت لاہور ۹ اپریل ۱۹۷۳ء

۸۔ یحییٰ خاں منتخب نمائندوں کو اقتدار دینے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے تھے اقتدار کی منتقلی سے بچنے کے لئے مشرقی پاکستان میں فوجی کارروائی کی گئی اور بھارت کے ساتھ جنگ لڑی گئی جس کا نتیجہ ملک ٹوٹنے کی صورت میں برآمد ہوا۔

صدر بھٹو۔ مساوات لاہور ۲۱ جولائی ۱۹۷۲ء

• شیخ مجیب الرحمان کی ہٹ دھرمی کی وجہ سے یحییٰ خان کے سامنے دو ہی راستے تھے یا تو وہ سر تسلیم خم کر دیتے یا فوجی کارروائی کرتے انہوں نے دوسرا راستہ اختیار کیا۔ انہوں نے ایک ایسی تحریک کے خلاف فوجی کارروائی کی۔ جو بلاشبہ علیحدگی کی تحریک تھی۔

قومی اسمبلی کے پہلے اجلاس میں صدر بھٹو کی تقریر۔ جنگ کراچی ۱۶۔ اپریل ۷۲ء

۹۔ پیپلز پارٹی نے ہمیشہ تسلیم کیا ہے کہ جہاں تک صدر یحییٰ کی ذات یا حکومت کا تعلق ہے ان کی طرف سے انتخابات میں کوئی مداخلت نہیں کی گئی۔ (وائس چیئرمین پاکستان پیپلز پارٹی روزنامہ مساوات لاہور ۲۴ جولائی ۷۱ء)

• یحییٰ خاں آزادانہ انتخابات کے انعقاد کا دعویٰ کرتا تھا۔ مگر وہ غیر منصفانہ انتخابات تھے۔

وزیر اعظم بھٹو نوائے وقت لاہور۔ ۲۷ فروری ۱۹۷۴ء

۱۰۔ میرے نزدیک پاکستان اور بھارت کے درمیان کھلی جنگ کا کوئی امکان نہیں۔ کیونکہ بڑی طاقتیں جنگ نہیں چاہتیں۔ روس کی تمام تر توجہ مشرقی پاکستان کے بحران کی طرف مبذول ہے اور دوسرے بڑے ممالک اپنے اندرونی مسائل میں مصروف ہیں۔"

(چیئرمین بھٹو۔ مساوات لاہور ۲۴۔ نومبر ۱۹۷۱ء)

• ۱۹ اگست ۱۹۷۱ء کو بھارت اور روس کے درمیان معاہدہ پر دستخط ہونے سے پاکستان کی علاقائی سالمیت کے خلاف خطرہ بہت بڑھ گیا تھا۔"

(صدر بھٹو جنگ کراچی ۱۶ اپریل ۱۹۷۲ء)

۱۱۔ قومی اسمبلی کا اجلاس ملتوی کر دینا چاہیئے اگر یہ نہیں ہو سکتا تو پھر ۱۲۰ دن کی شرط اڑا دی جائے۔ ہم کل ہی ڈھاکہ چلے جائیں گے۔

(چیئرمین بھٹو۔ امروز یکم مارچ ۱۹۷۱ء)

میں نے ۱۲۰ دن کی مدت میں توسیع کا مطالبہ نہیں کیا۔

(چیئرمین بھٹو روزنامہ جاوداں لاہور ۲ مارچ ۱۹۷۱ء)

۱۲۔ پیپلز پارٹی کے قومی اسمبلی کے منتخب ارکان میں سے ایک بھی قومی اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کے لئے ڈھاکہ نہیں جائے گا۔

چیئرمین بھٹو امروز لاہور ۱۸ فروری ۱۹۷۱ء

• پیپلز پارٹی پر یہ الزام غلط ہے کہ ہم نے کہا تھا کہ اسمبلی کا بائیکاٹ کریں گے۔ صدر بھٹو۔ مساوات لاہور ۲۰ مارچ ۷۲ء

۱۳۔ اقتدار کی منتقلی کے لئے ضروری ہے کہ قومی اسمبلی کے اجلاس میں مزید تاخیر نہ ہو۔ (چیئرمین بھٹو مساوات لاہور ۱۳ فروری ۱۹۷۱ء)

• ہمیں قومی اسمبلی کا اجلاس ۳۔ مارچ کو بلائے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ (چیئرمین بھٹو۔ مساوات لاہور ۱۴ فروری ۷۱ء)

• پشاور:۔ چیئرمین بھٹو نے قومی اسمبلی کے اجلاس میں شریک ہونے سے انکار کر دیا۔ ایک خبر۔ (مساوات لاہور۔ ۱۶ فروری ۷۱ء)

۱۴۔ گورنر بلوچستان اکبر بگٹی آزمودہ کار محب وطن شخصیت ہیں۔ مسٹر بگٹی بہترین گورنر اور انتہائی عمدہ انسان ہیں اگر انہوں نے حکومت کو خیر باد کہہ دیا تو یہ بہت بڑا المیہ ہوگا۔"

گورنر سرحد مسٹر اسلم خٹک کراچی ۲۸ نومبر ۱۹۷۳ء

• اکبر بگٹی نے گورنر بن جانے کے بعد ملک توڑنے والوں کو مضبوط بنانا شروع کر دیا۔ درحقیقت وہ غلط آدمی ہیں۔

وزیر اعلیٰ بلوچستان جام غلام قادر۔ جنگ کراچی ۱۵ فروری ۷۴ء

• بگٹی کے دور میں بلوچستان کی انتظامی مشینری کو ناکارہ بنا دیا گیا تھا

یہ ایک سوچا سمجھا منصوبہ تھا۔''

وفاقی وزیر پارلیمانی امور عبدالحفیظ پیرزادہ جنگ کراچی ۱۶ فروری ۷۴ء

۱۵۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ سلامتی کونسل میں چین کی جانب سے کئے جانے والے ویٹو کے بارے میں چین اور پاکستان کے درمیان کوئی سمجھوتہ نہیں ہے اور نہ وہ ہمارے ایما پر ایسا کر رہا ہے۔''

(بلٹز بمبئی کے ایڈیٹر مسٹر کرنجیا کو صدر پاکستان ذوالفقار علی بھٹو کی یقین دہانی)

مشرق لاہور ۱۵ ستمبر ۱۹۷۲ء

- چین نے پاکستان کے کہنے پر ویٹو کیا ہے۔

صدر بھٹو۔ مشرق لاہور ۱۹۔ نومبر ۱۹۷۲ء

۱۶۔ پنجاب اسمبلی کا فی الحال کوئی اجلاس نہیں بلایا جا رہا۔ کیونکہ اپوزیشن کے بائیکاٹ کے دوران تمام کام کو نمٹایا جا چکا ہے۔

صوبائی وزیر قانون ایس ایم مسعود۔ نوائے وقت لاہور ۴۔ نومبر ۱۹۷۵ء

- گورنر پنجاب نے صوبائی اسمبلی کا اجلاس ۱۵ نومبر کو طلب کر لیا ہے۔

صوبائی وزیر قانون ایس ایم مسعود۔ وفاق لاہور ۵ نومبر ۷۵ء

۱۷۔ واپڈا کو صوبائی حکومتوں کی تحویل میں دینے کی تجویز زیر غور نہیں ہے

وفاقی وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور ملک اختر نوائے وقت ۵ اپریل ۷۵ء

- حکومت اس بات پر غور کر رہی ہے کہ واپڈا کو صوبائی تحویل میں لے لیا جائے۔

صوبائی وزیر زراعت ایم کے خاکوانی۔ نوائے وقت ۱۴ اپریل ۷۵ء

۱۸۔ اب سیلاب آیا تو ایک آدمی کو بھی غرق نہیں ہونے دیا جائے گا۔

(خزانہ منصوبہ بندی اور ترقی کے وزیر ڈاکٹر مبشر حسن جنگ کراچی ۲۱ اگست ۷۴ء)

- سرکاری اعداد و شمار کے مطابق حالیہ سیلاب میں مجموعی طور پر ۲۳۴ افراد صوبہ پنجاب میں ہلاک ہوئے ہیں۔ ایک خبر۔ (نوائے وقت لاہور ۲۵۔ اگست ۱۹۷۶ء)

۱۹۔ میں نے بلوچستان کے سابق گورنر میر غوث بخش بزنجو سے جو قومی اسمبلی کے رکن بھی ہیں۔ نظر بندی کے آرام دہ اور فرحت بخش مقام پر ملاقات کی ہے۔

وزیر اعظم بھٹو کا روزنامہ ''گارجین'' کے نمائندے والٹر شوارز کو انٹرویو۔

(روزنامہ جسارت کراچی یکم ستمبر ۱۹۷۳ء)

- یہ غلط ہے کہ میں نے حال ہی میں میر غوث بخش بزنجو سے ملاقات کی ہے یہ تمام قیاس آرائیاں ہیں۔ (وزیر اعظم بھٹو۔ جنگ کراچی ۱۱ ستمبر ۱۹۷۳ء)

۲۰۔ وفاقی حکومت ایک منصوبے پر غور کر رہی ہے جس کا مقصد کھڑی فصلوں کا بیمہ ہوگا۔ وزیر اعظم کے مشیر زراعت چوہدری سلطان علی

(نوائے وقت لاہور ۲۸ فروری ۱۹۷۶ء)

- کھڑی فصلوں کے بیمہ کی کوئی تجویز زیر غور نہیں۔''

وزیر اعظم کے مشیر زراعت چوہدری سلطان علی، نوائے وقت لاہور ۴ مارچ ۱۹۷۶ء)

۲۱۔ کسی نئے آنے والے کو عہدہ یا پارٹی ٹکٹ نہیں ملے گا۔

سیکرٹری جنرل پیپلز پارٹی جناب خالد ملک، نوائے وقت لاہور ۱۹ اپریل ۷۶ء

- پارٹی کے پرانے کارکنوں کو ستر فیصد اور نئے کارکنوں کو تیس فیصد کے تناسب سے عہدے دیئے جائیں گے۔

(وزیر اعلیٰ سندھ غلام مصطفےٰ جتوئی۔ نوائے وقت لاہور ۳۰ اپریل ۷۶ء)

- پارٹی کے اندر نئے داخل ہونے والے کارکنوں کو کوئی عہدہ نہیں دیا جائے گا۔

(وزیر مملکت برائے خوراک چودھری ممتاز احمد۔ امروز لاہور ۲۸ اپریل ۷۶ء)

- ہمارے قائد بھٹو کہتے ہیں کہ میری خواہش ہے کہ اچھے لوگ اس پارٹی میں شامل ہوں اور جو لوگ قائد کے معیار اور خواہشات پر پورا اتریں گے ان کی ہر طرح سے عزت افزائی کی جائے گی۔

(وفاقی مشیر زراعت چوہدری سلطان علی)

امروز لاہور ۲۸۔ اپریل ۷۶ء

۲۲۔ حزب اختلاف کے ایجنٹوں نے اب نئے حربے کے طور پر پیپلز پارٹی میں نئے اور پرانے کارکنوں کا سوال اٹھانا شروع کر دیا ہے۔ درحقیقت صورت حال یہ ہے کہ پرانے کارکنوں نے نئے آنے والوں کو کھلے دل سے خوش آمدید کہا ہے۔ وزیر اعلیٰ سرحد نصر اللہ خٹک۔ مساوات لاہور ۴ مئی ۷۶ء

- پیپلز پارٹی کے انقلابی تشخص کو ختم کرنے کے لئے عوام دشمن قوتوں اور ان کے گماشتوں نے پارٹی کی صفوں میں گھسنا شروع کر دیا ہے۔

(ڈپٹی سپیکر پنجاب اسمبلی شمیم احمد خان۔ مساوات لاہور ۱ دسمبر ۷۶ء)

۲۳۔ یہ لوگ جو سینکڑوں اور ہزاروں ساتھیوں چیلوں اور مریدوں سمیت پارٹی میں شامل ہو رہے ہیں۔ عوام دشمن ہیں جو اتنے برس پارٹی کی مخالفت کرتے رہے اور اب اپنے مخصوص مفادات کی تکمیل کے لئے پارٹی میں شامل ہو رہے ہیں۔ سیکرٹری جنرل پاکستان پیپلز پارٹی ڈاکٹر مبشر حسن

نوائے وقت لاہور ۳۰۔ جنوری ۱۹۷۶ء)

- کسی بھی جماعت کے دروازے نئے شامل ہونے والوں پر بند نہیں کئے جا سکتے۔ ڈپٹی سیکرٹری جنرل پاکستان پیپلز پارٹی۔ ناصر رضوی

نوائے وقت لاہور ۱۴ فروری ۱۹۷۶ء

۲۴۔ میں بات کو ختم کرنے کے لئے کمیشن نہیں بٹھاؤں گا۔ کمیشن بات ختم کرنے کے لئے بٹھایا جاتا ہے۔ صدر بھٹو نوائے وقت لاہور

• صدر بھٹو نے مشرقی پاکستان میں شکست اور مغربی پاکستان میں جنگ بندی کی وجوہ کی تحقیقات کے لئے سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر حمود الرحمان کی سربراہی میں ایک اعلیٰ سطح کا کمیشن مقرر کر دیا ہے۔

(مساوات لاہور ۱۹ جنوری ۱۹۷۲ء)

• صدر بھٹو نے ملک میں بڑھتی ہوئی مہنگائی کا جائزہ لینے کے لئے کمیشن قائم کر دیا۔ (جنگ کراچی ۲۸ جون ۱۹۷۳ء)

تربیلا بند کے متعلق کمیشن بٹھایا جائے گا۔

(وزیر اعظم بھٹو نوائے وقت لاہور ۹ نومبر ۷۴)

• وزیر اعظم بھٹو نے ضلع دیر کے عوام کی انتظامی دشواریوں کا جائزہ لینے کے لئے ایک کمیشن مقرر کرنے کا حکم دیا ہے۔

وزیر اعلیٰ سرحد نصر اللہ خٹک (نوائے وقت لاہور ۲۲ ستمبر ۷۶ء)

۲۵۔ اب انتخابات تک دستور میں کوئی اور ترمیم نہیں کی جائے گی۔

(وزیر اعظم بھٹو جنگ کراچی یکم دسمبر ۱۹۷۵ء)

• قومی اسمبلی نے آئین میں پانچویں ترمیم کا بل منظور کر لیا۔ یہ بل وزیر قانون ملک محمد اختر نے قومی اسمبلی میں پیش کیا تھا۔ (نوائے وقت لاہور ۶ ستمبر ۱۹۷۶ء)

۲۶۔ اسلام آباد۔ صدر مملکت نے ایک حکم جاری کیا ہے کہ بنیادی حقوق کے بارے میں سپریم کورٹ سمیت کسی بھی عدالت سے رجوع کئے جانے کا حق معطل رہے گا۔ نئے آئین کے نفاذ کے بعد یہ پہلا صدارتی حکم ہے۔

(نوائے وقت راولپنڈی ۱۷ اگست ۱۹۷۳ء)

• وفاقی وزیر محنت رانا محمد حنیف خان اپنی ریڈیائی تقریر میں کہا ہے کہ نئے دستور سے عوام کے وہ تمام حقوق بحال ہو گئے جو گزشتہ پندرہ سال سے انہیں نہیں دیئے جا رہے تھے۔ (نوائے وقت راولپنڈی ۱۷ اگست ۱۹۷۳ء)

۲۷۔ سیاسی طور پر اگرچہ پیپلز پارٹی ہی برسر اقتدار ہے لیکن انتظامی اختیارات نوکر شاہی نے سنبھال رکھے ہیں اس صورت حال کے نتیجے میں غریب عوام کی فلاح و بہبود ممکن نہیں ہو رہی۔ سیکرٹری جنرل پیپلز پارٹی ڈاکٹر مبشر حسن۔

نوائے وقت لاہور ۶ اکتوبر ۱۹۷۵ء

• یہ کہنا غلط ہے کہ ملک میں افسر شاہی مسلط ہے۔ افسر شاہی میں یہ سکت نہیں رہی کہ وہ ماضی کی طرح اب بھی عوام پر مسلط رہے پیپلز پارٹی کا یہ عظیم کارنامہ ہے کہ اس نے عوام کو افسر شاہی سے ہمیشہ کے لئے نجات دلا دی ہے

ڈپٹی سیکرٹری جنرل پاکستان پیپلز پارٹی۔ ناصر علی رضوی

روزنامہ وفاق لاہور ۱۳ مارچ ۱۹۷۶ء)

۲۸۔ ہم نے بھارت سے کہا تھا کہ وہ پاکستان کو ایٹمی بلیک میل کے بارے میں یقین دہانی کرا دے۔ چنانچہ بھارت نے پاکستان کو ایٹمی دھماکے کے سلسلہ میں یقین دہانی کرا دی ہے۔ وزیر اعظم جنگ کراچی ۴ اگست ۱۹۷۴ء

• شاید کوئی احمق ہی ہو گا جو بھارتی حکومت کی اس یقین دہانی پر اعتبار کرے گا کہ ۱۸ مئی کا ایٹمی دھماکہ پرامن مقاصد کے لئے تھا

وزیر مملکت دفاع و امور خارجہ مسٹر عزیز احمد

(نوائے وقت لاہور ۲۴ جون ۱۹۷۴ء)

۲۹۔ "مجھے قائد عوام کہو یا فخر ایشیا، بسوں کو قومی ملکیت میں ضرور لوں گا، میں ۴۵ء سے ٹرانسپورٹ کو قومی ملکیت میں لینے کا حامی چلا آ رہا ہوں جب مجھے نندا بس سروس کی ایک بس کے ذریعے لاہور سے سرینگر تک سفر کرنے کا اتفاق ہوا تھا۔" وزیر اعظم بھٹو روزنامہ وفاق لاہور ۸ اپریل ۷۵ء

حکومت پنجاب یکم جولائی ۱۹۷۵ء سے روڈ ٹرانسپورٹ کے آٹھ روٹوں کو قومی تحویل میں لے رہی ہے۔ صوبائی وزیر ٹرانسپورٹ میاں افضل وٹو

نوائے وقت لاہور ۲۳ جون ۱۹۷۵ء۔

"حکومت روڈ ٹرانسپورٹ کو قومی حکومت میں لینے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی بلکہ حکومت کی یہ خواہش ہے کہ سرکاری بسوں کے ساتھ پرائیویٹ بسیں بھی چلیں آئندہ حکومت کوئی بھی روٹ سرکاری بسوں کے لئے مخصوص نہیں کرے گی۔ حکومت کا روڈ ٹرانسپورٹ کو سرکاری ملکیت میں لینے کا کوئی ارادہ نہیں۔ حکومت اب کسی سیکٹر کو جس میں روڈ ٹرانسپورٹ بھی شامل ہے اپنی تحویل میں لینے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔"

کیبنٹ سیکرٹریٹ کا پریس نوٹ۔ نوائے وقت لاہور ۲۸ جون ۱۹۷۵ء

۳۰۔ "دسمبر ۱۹۷۱ء کی شکست کا داغ مٹانے کے لئے قوم کو متحد ہو جانا چاہیئے"

صوبائی وزیر بریگیڈیئر ریٹائرڈ صاحب داد۔ امروز لاہور ۱۰ ستمبر ۷۴ء

• ۱۹۷۱ء کی ذلت آمیز شکست کے نشانات مٹ چکے ہیں اب ہم اندھیرے سے نکل کر روشنی میں آ چکے ہیں۔" وزیر اعظم بھٹو جنگ کراچی ۱۵ اگست ۱۹۷۶ء

۳۱۔ کپاس کی پیداوار میں کمی کی افواہیں مفاد پرست پھیلا رہے ہیں۔ اصل نہ صرف مقامی ضرورتیں پوری ہوں گی بلکہ کپاس باہر بھی بھیجی جائے گی۔"

(وفاقی وزیر زرعی امور سید قائم علی شاہ۔ مساوات لاہور ۲ اکتوبر ۷۶ء)

• مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ کپاس کی پیداوار ہمارے اندازوں سے کم ہوئی ہے (وزیر اعلیٰ پنجاب صادق حسین قریشی نوائے وقت لاہور ۲۶ نومبر ۷۶ء)

عرب ملکوں میں معاشی ترقی اور تیل

کئی سالوں سے موجودہ بین الاقوامی سیاسی اور معاشی تعلقات مشرقِ وسطیٰ کی صورتِ حال سے متاثر ہوتے رہے ہیں۔ مغرب دو وجوہ کی بناء پر اس علاقے کو زبردست اہمیت دیتا ہے۔ اوّل یہ کہ یہ علاقہ ایشیا اور افریقہ کے درمیان جنگی اہمیت کا حامل ہے اور پھر یورپ سے زیادہ دُور بھی نہیں ہے۔ دوم تیل جیسے خام مال کی وجہ سے عالمی معیشت پر جس کا اثر مسلسل بڑھ رہا ہے ساتھ ہی ساتھ یہ وہ علاقہ ہے جس میں مقامی رجعت پرست جاگیرداروں اور مغرب میں ان کے حلیفوں کے خلاف اور صیہونیوں کی جارحانہ پالیسی کے خلاف جس کی نمائندگی اسرائیل کر رہا ہے اور اسرائیل کی حمایت کرنے والی بین الاقوامی صیہونی تنظیموں، امریکہ کے انتہائی رجعت پرست حلقوں اور مغربی یورپ کی اجارہ داریوں کے خلاف عرب عوام کی ایک سرگرم جد وجہد جاری ہے۔

مشرقِ وسطیٰ کے حالات میں معاشی حقوق کی جد وجہد زیادہ تر قدرتی وسائل پر مقتدرانہ ملکیت کو یقینی بنانے کی کوششوں میں ظاہر ہوتی ہے۔ قومی آزادی کی عرب تحریک کے بنیادی مقاصد اقوامِ متحدہ کے چھٹے اور ساتویں خصوصی اجلاسوں اور اقوامِ متحدہ کی جنرل اسمبلی کے ۲۹ ویں اور ۳۰ ویں عام اجلاسوں کی دستاویزات سے مطابقت رکھتی ہے۔

گذشتہ پچاس ساٹھ سال کے واقعات بتاتے ہیں کہ مغرب، عرب قوموں کو نہ صرف سیاسی طور پر اپنے تابع بنانا چاہتا ہے بلکہ ان کی قدرتی دولت کو بھی لوٹنا چاہتا ہے۔ اجارہ داریوں اور سیاسی حلقوں کی جانب سے تیل میں دلچسپی دو اسباب کے تابع تھی۔ اوّلاً عالمی معیشت میں اسکی اہمیت اور ثانیاً اس بھاری منافع کے تابع تھی جو نام نہاد "ترقی" اور کثیر القومی کارپوریشنیں اس خام مال کی تجارت سے اب بھی حاصل کر رہی ہیں۔ درج ذیل اعداد وشمار سے اس حقیقت کو ثابت کیا جا سکتا ہے۔

۱۹۳۷ء میں تیل کی عالمی پیداوار میں مشرقِ وسطیٰ کا حصہ چھ فیصد تھا جو کہ نو سال بعد بڑھ کر دس فیصد ہو گیا اور ۱۹۶۰ء میں یہ بڑھ کر ۳۰ فیصد ہو چکا تھا۔

دوسری طرف امریکہ میں اس عرصے میں تیل کے ذخائر (۱۹۶۰ء - ۱۹۳۷ء) میں ۶۹ فیصد سے ۳۹ فیصد تک گھٹ گئے۔

۱۹۷۰ء میں تیل کے سب سے بڑے برآمد کنندہ کی حیثیت سے مشرقِ وسطیٰ مزید مستحکم ہو گیا۔ کیونکہ اس نے عالمی منڈی کو ۲۷ فیصد تیل فراہم کیا۔

ان ملکوں میں جن کے علاقوں میں تیل کے ذخائر پائے جاتے ہیں، مشرقِ وسطیٰ کو نمایاں حیثیت حاصل ہے کیونکہ مشرقِ وسطیٰ میں تیل کے ۶۸ فیصد ذخائر موجود ہیں۔ مشرقِ وسطیٰ میں "بالائے قومی" اور کثیر القومی اجارہ داریوں کے لیے کشش کا ایک اور عامل عرب تیل کی عمدہ کوالٹی اور اسے نکالنے میں نسبتاً کم خرچ ہے۔ ۱۹۵۵ - ۱۹۶۵ء میں چاس مین ہٹن بنک کے شائع کردہ اعداد و شمار کے مطابق مشرقِ وسطیٰ میں ایک ٹن تیل نکالنے کی لاگت ۲ر۱ ڈالر، وینزویلا میں ۳ر۲ ڈالر اور امریکہ میں گیارہ سے تیرہ ڈالر تک آتی ہے۔ اس کے علاوہ عرب تیل میں زیادہ آکٹین ہوتے ہیں۔ سعودی عرب کے تیل میں ۲۷، ۳۱، ۳۴ اور ۴۰ آکٹین ہوتے ہیں، کویت کے تیل میں ۳۱ اور ۳۶ آکٹین، ابوظہبی کے تیل میں ۲۷ اور ۳۹ آکٹین، قطر کے تیل میں ۴۰ اور لیبیا کے تیل میں ۳۹، ۴۰ اور ۴۲ آکٹین ہوتے ہیں۔

جنگ کے بعد سرمایہ دار ملکوں کی معیشت سستے عرب تیل کے استحصال پر مبنی تھی۔ جس کی قیمت میں ۱۹۵۱ء سے ۱۹۷۰ء تک مشکل ہی سے تبدیلی ہوئی ہے۔ ۱۹۲۹ء میں جب تیل کی عالمی پیداوار نے لاکھوں ٹن کوئلے کی جگہ لی تھی تو اس وقت اس کی پیداوار ۲۷ کروڑ ۶۰ لاکھ ٹن تھی جو ۱۹۶۰ء میں ایک ارب ۳۹ کروڑ ۹۰ لاکھ ٹن تک پہنچ چکی تھی۔ اس وقت سے تیل کوئلے کے بعد توانائی کا سب سے بڑا ذریعہ بنا۔

۱۹۶۰ء کے عشرے میں سرمایہ دارانہ معیشت میں تیل کا کردار کافی بڑھ گیا، ۱۹۷۰ء میں تیل غیر سوشلسٹ دنیا کی توانائی کے وسائل کا پچاس فیصد ہو چکا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ۱۹۵۰ء سے ۱۹۷۰ء کے عرصے میں سرمایہ دار اور ترقی پذیر ملکوں میں تیل کی سالانہ پیداوار چوگنی یعنی ۴۸ کروڑ ٹن سے بڑھ کر ایک ارب ۹۴ کروڑ

ٹن تک پہنچ گئی تھی۔

ان واقعات کی وجہ سے مغربی یورپ کے ملک اور جاپان مشرقِ وسطیٰ کے تیل کی درآمدات پر انحصار کرنے لگے۔ اس کا ثبوت اس حقیقت سے بھی ملتا ہے کہ ۱۹۵۰ء سے ۱۹۷۰ء تک کے عرصے میں مغربی جرمنی اور جاپان میں تیل کی مصنوعات کی کھپت میں ۵۶ گنا اضافہ ہوگیا۔ یعنی ۵ لاکھ ٹن سے بڑھ کر یہ کھپت ۲٫۸ کروڑ ٹن تک پہنچ گئی۔ اس عرصے میں سرمایہ دار دنیا میں ان دونوں ملکوں میں تیل کی مصنوعات کی کھپت ۱۱٫۲ فیصد سے ۱۵ فیصد تک بڑھ گئی۔

چنانچہ ۱۹۷۳ء میں جاپانی تاجروں کو مجبوراً ابوظہبی سے دس لاکھ بیرل تیل اور عراق سے ایک ارب ڈالر کا تیل خریدنے کے معاہدے کرنے پڑے۔ عراقی اخبار "استوار العراقی" کی اطلاع کے مطابق ۱۹۸۰ء میں جاپان کو تقریباً ۱۵ ارب ڈالر اور مغربی یورپی ملکوں کو ڈھائی ارب ڈالر تیل کی خریداری پر خرچ کرنے پڑیں گے۔ اخبار کے اندازے کے مطابق اس وقت تک امریکہ کو اپنی ضروریات کا ۳۰ فیصد تیل درآمد کرنا پڑے گا جس پر اسے ۱۸ تا ۲۰ ارب ڈالر خرچ کرنے پڑیں گے۔ تاہم دیگر ذرائع کے مطابق ۱۹۸۰ء میں امریکہ کو ۲۵ کروڑ سے ۵۰ کروڑ ٹن تک اور ۱۹۸۵ء میں ۲۰ کروڑ سے نوے کروڑ ٹن تک تیل درآمد کرنا پڑے گا۔

مندرجہ بالا اعداد و شمار عالمی سرمایہ دارانہ معیشت میں مشرقِ وسطیٰ کے کردار کو واضح طور پر ظاہر کرتے ہیں۔ یہ اعداد و شمار دنیا کے اس خطے کے قدرتی وسائل کے استحصال سے اجارہ داریوں کی زبردست دلچسپی کو بھی ظاہر کرتے ہیں۔ جو کئی عشروں سے ان کے لیے زبردست منافع کا وسیلہ بنے ہوئے ہیں۔ اسی لیے نام نہاد "قومی" اور کثیر القومی اجارہ داریاں مشرقِ وسطیٰ میں نو استعماری پالیسی کا ایک اہم آلہ بن گئی ہیں۔ یہ کثیر القومی اجارہ داریاں مغربی ملکوں کی حکومتوں کے ساتھ مل کر معاشی دباؤ، سیاسی بلیک میل اور جارحیت پسند صیہونی حلقوں کی حمایت کے ذریعہ نو استعماریت پر عمل کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ ان وجوہ کی بنا پر تیل کے لیے جد و جہد عرب اسرائیلی تعلقات اور سیاسی و فوجی تنازعے پر گہرے طور پر اثر انداز ہوتی ہے جو گذشتہ تیس سال سے مشرقِ وسطیٰ میں چل رہا ہے۔

مشرقِ وسطیٰ کی معاشی اور سیاسی نشو و نما کا ایک منفی عامل یہ حقیقت ہے کہ سعودی عرب، قطر، ابوظہبی اور ایک حد تک کویت جیسے ملکوں کی حکومتوں نے جو تیل کی فروخت سے سالانہ ۲۵ ارب ڈالر کماتی ہیں، منظم معاشی اصلاحات روشناس نہیں کرائی ہیں۔

اس کے علاوہ کثیر القومی اجارہ داریاں اسلحہ کی تجارت کو مشرقِ وسطیٰ کے ملکوں کی تیل کی دولت کو کھینچنے اور خطرناک کشیدگی پیدا کرنے کے لیے استعمال کرتی ہیں۔

سعودی عرب، ایران اور خلیج فارس کے ملک امریکہ کی اسلحہ ساز کارپوریشنوں کے بہترین گاہک ہیں۔ جن سے انہوں نے ۱۹۷۲ء میں بیرونی ملکوں کو برآمد کیے جانے والے "امریکی ساخت" کے نصف ہتھیار خریدے۔ جاگیردار عرب حکومتوں کے اس رجعت پرستانہ رویے سے ظاہر ہونے والے خطرناک رجحان کا مصری اخبار "الاہرام" نے ۱۹۷۳ء میں تجزیہ کیا تھا۔

"الاہرام" کے مطابق ۱۹۵۰ء میں عرب ملکوں نے امریکہ سے تین کروڑ ڈالر کے ہتھیار خریدے تھے۔ دس سال بعد امریکہ سے خریدے جانے والے اسلحہ کی لاگت ۵۵ کروڑ ڈالر تک پہنچ گئی۔ ۱۹۶۲ء سے ۱۹۷۳ء کے عرصے میں عرب حکومتوں نے ۵ ارب ڈالر کے ہتھیار خریدے۔

دیگر ذرائع بتاتے ہیں کہ ۱۹۷۳ء میں کویت نے امریکہ سے دس کروڑ ڈالر کے، سعودی عرب نے پچاس کروڑ ڈالر کے ہتھیار خریدے اور ۱۹۷۱ء، ۱۹۷۳ء میں سعودی عرب، کویت، الجزائر، بحرین، قطر، متحدہ عرب امارات، اومان اور اردن نے برطانیہ سے مزید بیس کروڑ ڈالر کا اسلحہ خریدا۔

سعودی عرب، ایران اور بعض دوسرے تیل برآمد ملکوں کے استثنائی مالی وسائل کو حالیہ برسوں میں مغربی معیشت کی جو آجکل ایک شدید بحران سے گذر رہی ہے، مدد کے لیے مزید لین دین کے واسطے استعمال کیا گیا۔ اس کے لیے امریکی اور مغربی یورپی صنعتی اداروں کے اسٹاکوں کی خریداری کی گئی۔ اور اپنا پیسہ مغربی بینکوں میں رکھوایا گیا۔

بعض اعداد و شمار کے مطابق ۱۹۷۴ء کے اواخر تک سعودی عرب نے مغربی بینکوں میں دو ارب ۴۳ کروڑ ۷۰ لاکھ ڈالر جمع کرائے تھے۔ اور کویت نے ۲۲ کروڑ ساٹھ لاکھ ڈالر جمع کرائے تھے۔

گو کہ ۱۹۷۳ء اور ۱۹۷۴ء میں عرب تیل برآمد ملکوں کی آمدنیوں میں کافی اضافہ ہوگیا تھا، مگر اس وقت تیل برآمد ملکوں کی جانب سے اٹھائے جانے والے اقدامات سے مغربی کارپوریشنوں کو اپنی دولت میں اضافہ کرنے میں مدد ملی۔

انٹرنیشنل آئل کارٹیل کے اراکین نے اس حقیقت کے پیش نظر کہ ان کے پاس دنیا میں ٹینکوں کا سب سے بڑا بیڑہ ہے، امریکہ، مغربی یورپ، جاپان اور متعدد ترقی پذیر ملکوں کے لیے تیل کی درآمد کے ذریعہ زبردست فائدہ اٹھایا۔

اس کے علاوہ تیل صاف کرنے کے بیشتر کارخانے، پٹروکیمیکل کارخانے، پائپ لائنوں، اور پٹرول پمپوں کا ایک وسیع جال ان کے تصرف میں ہے۔ جب عرب ملکوں نے تیل کی قیمتیں بڑھائیں تو ان اجارہ داریوں نے بڑے بڑے صارف ملکوں کو تیل اور تیل کی مصنوعات برآمد کیں۔ قیمتوں میں اضافہ کیا۔

چنانچہ ۱۹۷۳ء میں انہوں نے اپنے قیام کے بعد سب سے زیادہ منافع کمایا۔ ایکسون کا منافع بارہ ارب چالیس کروڑ فرانسیسی فرانک تک، رائل ڈچ شیل کا آٹھ ارب فرانک، ٹیکساکو کا منافع چھ ارب ۵۴ کروڑ فرانک، گلف آئل کا منافع ۴ ارب ۴۰ کروڑ فرانک، موبل آئل کا ۴ ارب ۲۰ کروڑ فرانک، برٹش پٹرولیم کا منافع ۲ ارب نوے کروڑ فرانک، اسٹینڈرڈ آئل کمپنی آف کیلی فورنیا کا منافع ایک ارب ۶۶ کروڑ فرانک تک پہنچ گیا۔

۱۹۷۳ء میں امریکہ میں کمپنیوں کے منافع سال گذشتہ کے مقابلے میں ۵۴ تا ۷۰ فیصد تک بڑھ گئے۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے امریکی منڈی میں تیل کی قلت میں اضافہ میں مدد دیکر امریکی خزانے سے تین ارب ڈالر ہتھیا لیے۔

ترقی پذیر ملکوں کے علاوہ امریکہ، مغربی یورپ اور جاپان کے صارفین کو تیل کی اجارہ داریوں

کی سستہ بازیوں کی قیمت ادا کرنی پڑی۔ خاص طور سے جہاں آئندہ سالوں میں تیل کی درآمد پر انحصار بڑھ جائے گا اس اہم خام مال کے پیداکار عرب ملکوں کے ساتھ تعلقات مزید کشیدہ ہوگئے جیسا کہ رسالہ "فارن آفیئرز" میں ۱۹۷۵ء میں ایڈورڈ کینیڈی نے تسلیم کیا ہے کہ ۱۹۷۱ء میں تیل برآر ملکوں اور تیل کی اجارہ داریوں کے درمیان تہران سمجھوتے پر دستخط کے بعد عرب ملکوں کی طرف پالیسی کا "از سرِ نو جائزہ" لیتے ہوئے امریکی سیاستدانوں نے بھی مشرقِ وسطیٰ میں مبینہ خلاء کو فوج کے استعمال سے "پُر" کرنے پر غور کرنا شروع کیا۔

ایڈورڈ کینیڈی کے مطابق اس "از سرِ نو جائزے" کے "از سرِ نو جائزے" میں فوجی پالیسی کو انتہائی اہم کردار ادا کرنا ہے۔ ایڈورڈ کینیڈی کے مطابق امریکہ کے سرکاری حلقوں کی زیادہ تر توجہ اس بات پر بھی کہ لاس اینجلز ون ہیل کارپوریشن اور سعودی عرب کی حکومت کے درمیان ایک معاہدہ کرایا جائے جس کے تحت دیگر چیزوں کے علاوہ ایک ہزار سابق امریکی فوجی سعودی عرب کی فوج کو تربیت دیں۔ ایران کی اس پیش کش پر بھی کہ امریکی کمپنیوں سے ایک کمپنی خلیج فارس کے علاقے میں ایران کے جاسوسی کے ادارے کی فنی دیکھ بھال کرے، امریکہ نے ویسی ہی دلچسپی ظاہر کی۔

ان مذاکرات اور اسلحہ کی فراہمی کے معاہدوں عرب امریکہ سے ہتھیاروں کی خریداری میں کافی اضافہ کریں گے۔

"نیویارک ٹائمز" کے مطابق ایران نے امریکہ سے دس ارب ڈالر کے ہتھیار خرید لیے ہیں۔ اگست ۱۹۷۶ء میں کسنجر کے دورے کے موقع پر ہونے والے معاہدے کے تحت امریکی حکومت نے مزید دس ارب ڈالر کی مالیت کے آٹھ ایٹمی ری ایکٹر ایران کے ہاتھ فروخت کرنے کا وعدہ کرلیا ہے۔ اس وقت کے امریکی وزیرِ خارجہ کے دورے کے موقع پر جاری ہونے والے مشترکہ اعلامیہ میں ایران نے یہ عندیہ ظاہر کیا ہے کہ وہ ۱۹۷۶ء سے ۱۹۸۰ء کے عرصے میں امریکہ سے

خلیج فارس کے بعض ملکوں کے ۱۹۷۱ء سے ۱۹۷۴ء تک کے فوجی بجٹ

سال	ایران	سعودی عرب	کویت	جزائر بحرین
۱۹۷۰ء	۹۶ کروڑ دس لاکھ ڈالر	۱۲ کروڑ ۳۰ لاکھ ڈالر	۸ کروڑ ۸۰ لاکھ ڈالر	۳۵ لاکھ ڈالر
۱۹۷۱ء	ایک ارب ۳۵ کروڑ ۱۰ لاکھ ڈالر	۲۳ کروڑ ۶۰ لاکھ ڈالر	۱۰ کروڑ ۳۰ لاکھ ڈالر	۳۷ لاکھ ڈالر
۱۹۷۲ء	ایک ارب ۴۸ کروڑ ۷۰ لاکھ ڈالر	۶۷ کروڑ ۴۰ لاکھ ڈالر	۱۰ کروڑ ۸۰ لاکھ ڈالر	۳۷ لاکھ ڈالر
۱۹۷۳ء	دو ارب ۵۴ کروڑ ۲۰ لاکھ ڈالر	۹۸ کروڑ ۸۰ لاکھ ڈالر	۱۳ کروڑ ۲۰ لاکھ ڈالر	۴۵ لاکھ ڈالر
۱۹۷۴ء	۵ ارب ۶۹ کروڑ ۴۰ لاکھ ڈالر	ایک ارب ۱۵ کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر	۳۸ کروڑ ۹۰ لاکھ ڈالر	۷۰ لاکھ ڈالر

کا پہلا نتیجہ ایران اور سعودی عرب کو ہتھیاروں کی برآمد کو دگنا کرنے کی صورت میں نکلا۔ یہ واقعات کا سب سے بڑا موڑ تھا جو اکتوبر ۱۹۷۳ء کی جنگ کے دوران عرب ملکوں کی جانب سے تیل پر پابندی کے بعد واقع ہوا۔ اس وقت امریکہ نے ایران کی پالیسی پر اثر انداز ہونے پر پوری توجہ دی جو ایک ایسا ملک ہے جو تیل کی قیمتوں پر مؤثر طور پر اثر انداز ہوسکتا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ امریکہ نے سعودی عرب پر اپنا دباؤ بڑھایا۔ اکتوبر کی جنگ کے بعد امریکہ کا سرکاری پروپیگنڈہ اس بات پر زیادہ زور دینے لگا کہ "پیداکاروں اور صارفین کے مفادات ایک سے ہیں"۔ اس جذبے کے تحت امریکہ نے مبینہ طور پر "مقامی ملکوں کی ترقی کی حمایت" کرنا شروع کیا۔

امریکہ اور تیل برآمد ملکوں کے درمیان تعلقات کا سب سے زیادہ نیٹا گون خیر مقدم کرتا ہے۔ جس کا خیال ہے کہ ۱۹۸۰ء تک ڈیڑھ لاکھ امریکی فوجی مشرقِ وسطیٰ میں "معاشی اور فوجی مشنوں" پر کام کرنے لگیں گے۔

امریکہ کے رجعت پرست حلقے مشرقِ وسطیٰ کے بعض ملکوں کے فوجی بجٹوں میں تیزی سے اضافے کے حق میں ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اس طرح ان کے لیے زیادہ سے زیادہ امریکی ہتھیار اور فوجی ٹیکنیکیات ان ملکوں کو برآمد کرنا ممکن ہو جائے گا۔ اس حقیقت کا اظہار اوپر دیئے گئے گوشوارے سے بھی ہوتا ہے جو اکتوبر ۱۹۷۵ء میں امریکی رسالے "فارن افیئرز" میں چھپا تھا۔

فوجی اخراجات کے موجودہ پنج سالہ منصوبے (۱۹۷۶-۸۰ء) سے ظاہر ہوتا ہے کہ تیل پیدا کرنے والے بڑے ملک خصوصاً ایران اور سعودی دس ارب ڈالر کے ہتھیار خریدے گا۔

سعودی عرب امریکہ سے چھ ارب ڈالر کے ہتھیار خرید چکا ہے اور ۱۹۷۶ء میں امریکہ سے جدید ترین راکٹوں کی خریداری کے معاہدے پر دستخط کیے ہیں۔

امریکہ فوجی صنعتی کمپلیکس کے قریبی ذرائع کا خیال ہے کہ اس وقت ایران میں انسٹرکٹروں کے طور پر مقیم ۲۴ ہزار امریکی فوجیوں میں اضافہ ہو کر یہ تعداد ۱۹۸۰ء تک پچاس ساٹھ ہزار تک پہنچ جائے گی۔ انہیں سعودی عرب میں بھی اور زیادہ گھس جانے پر یقین ہے جہاں کی حکومت ۱۹۷۶ء اور ۱۹۸۰ء کے عرصے میں ہتھیاروں اور فوجی سازوسامان کی خریداری پر جو زیادہ تر امریکہ سے درآمد کیا جائے گا، ۲۴ ارب ڈالر خرچ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

مشرقِ وسطیٰ میں امریکی فوجی پالیسی کے بارے میں شائع شدہ اعداد و شمار سے ثابت ہوتا ہے کہ امریکہ نے برطانیہ عظمیٰ کو اس علاقے سے فوجی اڈوں کے سب سے بڑے استعمال کنندہ اور ہتھیاروں کے فراہم کنندہ کی حیثیت سے نکال باہر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ فی الوقت امریکہ ادمان میں اپنے اڈوں کی توسیع پر زیادہ توجہ دے رہا ہے۔ جہاں اس نے ۱۹۷۳ء میں اپنے تین ہزار فوجی بھیجے ہیں۔ امریکہ سعودی عرب بیا الظہران اور جزائر بحرین کے بعض اڈوں کو بھی مستحکم کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ بحرِ ہند میں نام نہاد برطانوی علاقوں کے ملکوں پر بھی سیاسی اور فوجی دباؤ ڈالنے کے امکانات پر بھی غور کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ امریکہ کے فوجی حکمتِ عملی ساز ناٹو اور سنٹو میں اپنے شریک برطانیہ کے نسبتاً وسیع سلسلے کو استعمال کرنے پر بھی غور کر رہے ہیں۔ اس سلسلے میں امریکی پریس نے امریکہ کی "نام نہاد سمندری حکمتِ عملی" یا "نیلے پانیوں کی حکمتِ عملی" کی موجودہ فوجی حکمتِ عملی کی روح کے مطابق ادمان کے ساحل پر جزیرۂ معیرہ کے اڈے کا نام لینا شروع کیا ہے جو آبنائے ہرمز سے ۶۵۰ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ اور جزیرہ نمائے عرب کے جنوب مشرقی حصے میں ایک اہم جنگی نقطہ ہے۔

مشرقِ وسطیٰ میں امریکی جنگی مصروفیات، علاقے کے ترقی پسند ملکوں کے لیے ایک حقیقی خطرہ بن گئی ہیں۔ اس کا ثبوت ۱۹۷۵ء ۱۹۷۴ء میں تیل برآمد ملکوں کو امریکی دھمکیوں سے بھی ملتا ہے جو سراسر سیاسی دباؤ اور بلیک میلنگ ہے۔

تیل کے وسائل پر کنٹرول حاصل کرنے اور اس قیمتی خام مال کو صاف کرنے کے لیے جدید صنعتیں لگانے کے لیے ترقی پذیر عرب ملکوں کی کوششیں ایشیا، افریقہ اور لاطینی امریکہ کی قوموں کی جانب سے اپنے ملکوں اور ترقی یافتہ سرمایہ دار ملکوں کے درمیان منصفانہ معاشی تعلقات کو روشناس کرانے کی جد و جہد میں ایک اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔

تعزیت نامہ

پاکستان قومی اتحاد کے فعال سیاسی کارکن جناب محمد اکرم، محمد سلیم صاحبان نے اپنے ایک بیان میں مولانا محمد یوسف بنوری کی ناگہانی وفات پر اظہارِ تعزیت کیا ہے اور مولانا کی علمی دینی خدمات کو زبردست خراجِ عقیدت پیش کیا ہے اور پسماندگان سے اظہارِ ہمدردی ظاہر کی ہے

محمد اکرم، محمد سلیم صاحبان کریانہ مرچنٹ چوک بازار تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد

مولانا سید عبدالمجید ندیم
ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ حقوق اہل سنت پاکستان!

علم سوگوار ہے

ملت دم بخود ہے!

جانشین انور رح ـــــ ہمیں رلاتے ہوئے اور خود مسکراتے ہوئے چل دیئے

شیخ محمد یوسف بنوری کے سانحۂ ارتحال پر الفاظ کہاں سے لاؤں جو ہمارے غم و اندوہ کی ترجمانی کر سکیں۔ سید بنوری مجسم علم، پیکرِ عمل اور بے باک جرنیل تھے۔ انکی موت سے بزم کی ویرانی دیکھ کر حواس گم ہیں۔ جگر لخت لخت۔ واقعی ہم سب قابلِ تعزیت ہیں۔

۳۰ اکتوبر ۱۹۷۷ء اتوار کی صبح کو بذریعہ خیبر میل حضرت مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری اور راقم سید بنوری کی تعزیت کرنے کراچی پہنچے۔ جامعہ اسلامیہ نیوٹاؤن پہنچے، تو ادارہ کی سوگوار فضاؤں نے گھائل کر دیا مولانا کی قیام گاہ پر مولانا کے نورِ نظر سید محمد بنوری سلمہٗ ملے۔ بغلگیر ہوئے اور ہمارے ساتھ دفتر آ گئے۔ برادرِ عزیز سید محمد بنوری (خدا انہیں اپنے والد کا صحیح جانشین بنائے) اپنے عظیم والد کی حسنِ تربیت کا قابلِ رشک نمونہ ہیں۔ عنفوانِ شباب میں طبیعت پر علمی رنگ غالب ہے۔ گفتگو میں اپنے والد کی ہوبہو ادا۔ وہی نکھری ہوئی شرافت، بے داغ اخلاص اور حسنِ خلق کی فراوانی۔ ہماری خواہش پر محمد بنوری سلمہٗ نے فرمایا کہ والد صاحب کا سنِ پیدائش ۱۹۰۶ء، سید آدم بنوری مرحوم کی اولاد میں سے ہیں جو غزنی سے ہجرت کر کے مشرقی پنجاب ضلع پٹیالہ بنور میں آباد ہوئے تھے اور اسی نسبت سے بنوری کہلاتے۔ نیو ٹاؤن کراچی میں جہاں اب جامعہ اسلامیہ کے نام سے ایک پرشکوہ وسیع و عریض عمارت اور نظر نواز مسجد دنیائے اسلام کی توجہ کا مرکز ہے ۱۳۷۵ھ میں مولانا مرحوم نے مدرسہ کا آغاز کیا۔ سب سے پہلے درجۂ تکمیل شروع کیا گیا۔ اس وقت مولانا کے ساتھ مولانا لطف اللہ صاحب پشاوری اور مولانا نافع گل تھے۔ یہاں جھاڑیوں کا جھنڈ ہوا کرتا تھا۔ ایک صاحبِ دل مسلمان نے پچاس ہزار روپے پیش کئے تو سید بنوری نے یہ کہہ کر رقم قبول کرنے سے معذرت کر لی کہ اتنی بڑی رقم لے کر میں خود کو آزمائش میں نہیں ڈالنا چاہتا۔ جب مدرسہ پوری طرح چل جائے گا تو پھر سوچیں گا۔ کچھ عرصہ بعد دورۂ حدیث کا اجراء ہوا اور یوں یہ چمن آباد ہوتے ہوتے آج شعبہ دار التحقیق اسلامی، شعبہ تصنیف و تالیف، شعبہ تجوید، تخصص فی الفقہ، تخصص فی الحدیث، دعوۃ الارشاد اور دار الافتاء میں کام ہو رہا ہے۔ جامعہ کے کتب خانہ میں ۶ لاکھ کی کتب موجود ہیں۔ ملازمین کے مشاہرہ میں برادرِ عزیز محمد بنوری نے بتایا کہ تملیک کا سلسلہ نہیں ہوتا۔ کتب، تعمیرات اور مطبخ وغیرہ سب مصارف کے لئے علیحدہ علیحدہ فنڈز ہیں۔ اس وقت مدرسہ کے ماہانہ اخراجات کا تخمینہ چالیس ہزار روپے ہے۔

نظامِ مصطفیٰ کی تدوین و تشکیل کے اہم کام کے لئے ذاتی معالج کے منع کرنے کے باوجود آپ نے اسلام آباد جانے کا فیصلہ کر لیا۔ اسلامی نظریاتی کونسل میں شیخ بنوری کی شمولیت ملتِ پاک کی بہت بڑی خوش قسمتی تھی مگر تعلیم و تدریس اور تحریکِ ختم نبوت کے اعصاب شکن مراحل سے گزر کر یہ مجاہد اگرچہ بہت زیادہ تھک چکا تھا، مگر علالت و نقاہت کے نرغہ میں بھی قرآن و سنت کی سیاسی بالادستی کی دھن میں جان کی بازی لگا دینے پر تُلا ہوا تھا۔ اسلام آباد میں آپ نے نظریاتی کونسل کے دو اجلاسوں میں شرکت کی اور دن رات ملک و ملت کے نظریاتی مستقبل کو سنوارنے کیلئے ان تھک محنت کی۔

سید محمد بنوری سلمہٗ نے فرمایا کہ جمعہ کے روز والد صاحب شام کے اجلاس میں شرکت کر کے ہاسٹل میں تشریف لائے۔ کھانا تناول فرمایا پھر ۱۱ بجے شب تک قاری سعید الرحمن صاحب حضروی اور اپنے لختِ جگر سے محوِ گفتگو رہے۔ محمد بنوری کہتے ہیں یہ گفتگو عجیب تھی۔ محبت و شفقت میں ڈوبے ہوئے ناقابلِ فراموش جملے تھے جو آپ نے ارشاد فرمائے پھر آرام فرمایا۔ صبح حسبِ معمول تہجد کے لئے اٹھے اور ۵ بجے اپنے فرزند کو جگایا کہ نمازِ صبح کی تیاری کرو۔ آپ معمولات سے فارغ ہو کر اجلاس کے کام میں مشغول ہو گئے۔ ناشتہ کے بعد وضو فرمایا اور پھر گلے میں تکلیف ہونے کی شکایت کی، دوائی کا بکس ساتھ تھا دوائی کھائی مگر افاقہ نہ ہوا۔ پولی کلینک کے ڈاکٹر نے معائنہ کے بعد کہا کہ تھکان کی وجہ سے دل پر اثر ہے۔ ڈاکٹر نے ہسپتال میں آرام کرنے کا مشورہ دیا۔ شیخ بنوری نے فرمایا آرام ہی کرنا ہے تو قیام گاہ میں کریں گے چنانچہ ہاسٹل اپنے کمرہ نمبر ۲ میں تشریف لائے دوپہر کے وقت وضو فرمایا تو طبیعت بگڑنے لگی، فرمانے لگے۔

"گرنے لگا ہوں مجھے سنبھالو"

پھر غنودگی آگئی۔ اتنے میں جسٹس عجیبہ صاحب چیئرمین کونسل آگئے۔ ایمبولینس منگائی گئی اور حضرت کو سی' ایم' ایچ میں داخل کیا گیا وہاں حضرت کو ہوش آگیا تو زبان پر استغفر اللہ سبحان اللہ بکثرت جاری رہا۔ ہمیں تسلی دیتے رہے اور فرمایا۔

"شدید حملہ ہے نئی کیفیت ہے"۔

نصف شب کے قریب دوبارہ حملہ ہوا۔ کراچی سے ذاتی معالج بھی آگئے۔ انہوں نے معائنہ کے بعد اظہارِ اطمینان کیا اور کہا کہ طبیعت مائل بہ سکون ہے۔ مگر قدرت کو کچھ اور منظور تھا۔ رات گزر رہی تھی۔ ایک سورج طلوع کی تیاری کر رہا تھا تو دوسرا غروب کی۔ صبح ۵ بجے قافلۂ اسلاف کا یہ بچھڑا ہوا مسافر ہم سب کو رلاتا ہوا خود مسکراتا ہوا خالقِ حقیقی سے جاملا۔ اور ہمیں چھوڑ دیا۔ تھا۔ ہر طرف غم و اندوہ کے اندھیرے چھا گئے۔ علم و عرفان کی وہ شمع جس سے ایک دنیا مستفید ہو رہی تھی ہمیشہ کے لئے بجھ گئی۔

سید بنوری کی سب سے بڑی متاعِ زندگی عشقِ رسولؐ تھا۔ روضۂ نبوی کی اندر کی خاک محفوظ کر رکھی تھی۔ وصیت فرمائی تھی کہ مرنے کے بعد یہ میری آنکھوں کا سرمہ بنایا جائے مزارِ اقدس کے کپڑے کا ایک ٹکڑا بھی آپ نے سنبھال رکھا تھا وصیت فرمائی تھی کہ اسے میرے کفن میں سی دیا جائے۔ اور بیت اللہ کی چھت کی لکڑی قبر میں رکھنے کی وصیت فرمائی۔

پہلا جنازہ راولپنڈی میں اور دوسرا جنازہ جامعہ اسلامیہ نیو ٹاؤن کراچی میں ہوا لاکھوں اشکبار مسلمانوں نے اس درویش کو مسجد کے پہلو میں سلا دیا۔

بقیہ حضرت خواجہ دوست محمد قندھاری

حضرت شاہ صاحب اکثر فرمایا کرتے تھے کہ جس طرح حضرت شاہ غلام علی علیہ رحمتہ کے خلفاء میں مولانا خالد رومی امتیازی حیثیت رکھتے ہیں اور انکے ذریعہ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کا فیضان جتنا عام ہوا ہے اور کثرت سے فیضان پھیلا۔ اسی طرح حضرت حاجی صاحب بھی ولایت میں ایک خاص مقام پر فائز ہوں گے اور لاکھوں افراد ان کے رشد و ہدایت سے بہرہ اندوز ہوں گے۔ خانقاہ مظہریہ سے رخصت کے وقت حضرت شاہ صاحب نے جو اجازت نامہ دیا۔ اس میں یہ الفاظ تحریر تھے۔

فَصَارَ مَجْمَعَ الْاَنْوَارِ
وَمَعْدَنَ الْبِحَارِ فَاَجَزْتُهٗ
بِاِجَازَةٍ مُطْلَقَةٍ

اور ساتھ ساتھ یہ بھی ارشاد فرمایا کہ ایسی جگہ اپنا پڑاؤ ڈالنا کہ جہاں ہر قسم کے لوگ مستفید ہو سکیں۔ پشتو بولنے والے بھی اور پنجابی اردو بولنے والے بھی تاکہ کسی کو تکلیف اور محرومی نہ ہو۔

چنانچہ حضرت حاجی صاحب نے ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں میں ایک ایسی جگہ پڑاؤ ڈالا کہ اسکی ایک جانب سارے پشتو بولنے والے اور سمجھنے والے تھے اور دوسری جانب پنجابی اردو بولنے اور سمجھنے والے تھے۔ آجکل وہ جگہ موسیٰ زئی شریف کے نام سے موسوم ہے اور خود موسیٰ زئی میں دونوں زبانیں پشتو اور پنجابی بولی جاتی ہیں۔ پہلے پہل تو یہاں بہت مشکلات کا سامنا تھا لیکن پھر تمام مشکلیں آسانیوں میں تبدیل ہو گئیں اور حضرت حاجی صاحب نے دینِ اسلام کی خدمت شروع کر دی۔ اور یہاں سلسلہ اتنا بڑھا کہ آپ کے سینکڑوں خلفاء ایسے تھے کہ گویا اس شجرِ معرفت کی بارآور شاخیں تھیں۔ جنہوں نے ثمراتِ شریعت تجلیاتِ معرفت سے... ہزارہا نفوس کو تنویرِ باطن بخشی حتیٰ کہ ان شاخوں سے نئی کونپلیں پھوٹیں اور وہ بھی سایہ گستری اور فیض رسانی میں اپنی اصل کی ممد و معاون ثابت ہوئیں گویا چشمِ بصیرت

وَمَثَلُ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ

کی تفسیر کا مشاہدہ کر رہی تھیں۔

آپ ہمیشہ مریدین اور متوسلین کی تربیت عین شریعت کے مطابق فرمایا کرتے تھے آپ کا مزارِ مبارک موسیٰ زئی شریف میں ہے۔ آپ کے بعد آپ کے جانشین خواجہ محمد عثمان صاحب تھے۔

بقیہ آغا عبدالکریم کی اکبر بگٹی سے ملاقات

رہے، اور پھر این۔ ڈی۔ پی کے وجود میں آنے کے بعد بلوچستان میں آغا عبدالکریم کا گروپ الگ ہی رہا اور پھر آغا عبدالکریم خان کو راضی کر کے اور این۔ ڈی۔ پی۔ بلوچستان کا چیف آرگنائزر بنا کے ان دو دھڑوں کو متحد کرنے کی کوشش کی گئی، مگر اب جب آغا عبدالکریم کو نظر انداز کر کے سابق سینیٹر محمود عزیز کرد کو چیف آرگنائزر بنا دیا گیا ہے اور آغا عبدالکریم کی اکبر بگٹی کے ساتھ خفیہ ملاقاتیں بھی منظرِ عام پر آگئی ہیں۔ اس سے ہو سکتا ہے کہ این۔ ڈی۔ پی بلوچستان کو نقصان پہنچے، ویسے بھی اکبر بگٹی کی تحریکِ استقلال میں شمولیت سے بلوچستان میں (جہاں دو جماعتوں جمعیۃ علماء اسلام۔ اور کالعدم نیپ کو اکثریت حاصل تھی) ان دو جماعتوں سے این۔ ڈی۔ پی متاثر ہوا ہے، کیونکہ اکبر بگٹی صرف اور صرف نیپ ذہن کے افراد کو ہی اپنے ساتھ ملا سکتا ہے"

اور اب این، ڈی، پی بلوچستان کو اپنی تمام تر کوشش اسی میں صرف کرنی چاہیئے۔ کہ اس سے لوگ علیحدہ ہو کر اکبر بگٹی سے نہ ملیں۔

شہر شہر سے

ترتیب :۔ قمر ہاشمی

اجلاس مجلسِ شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام، ضلع ملتان

قراردادیں

۱۔ جمعیۃ علمائے اسلام ضلع ملتان کی مجلسِ شوریٰ کا یہ اجلاس کسان ۔ بیوپاری ۔ کارخانہ دار (اور دیگر متعلقہ افراد جو کپاس کے کاروبار کے ساتھ منسلک ہیں) کی تکالیف اور مسائل کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ کپاس کے لین دین کے متعلق کوئی ٹھوس پالیسی وضع کرے کیونکہ موجودہ گومگو کی پالیسی کی وجہ سے کسان کو کپاس کی پوری قیمت نہیں مل رہی، اس لیے کہ کارخانہ دار کی کپاس مقررہ نرخ پر فروخت نہیں ہو رہی ۔

یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس سلسلہ میں ایسا طریق کار وضع کرے کہ جس سے کم از کم کاشت کار کو قیمتِ کپاس فوری مل جائے ۔

۲۔ جمعیۃ علمائے اسلام ضلع ملتان کا یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ کاٹن ٹریڈنگ کارپوریشن کے وہ ملازمین جن کو موجودہ کارخانہ کے مالکان نے نوکری سے نکال دیا ہے، بلا تاخیر روزگار مہیا کیا جائے ۔

۳۔ یہ اجلاس حکومت پنجاب سے مطالبہ کرتا ہے کہ ضلع سرگودھا میں جس طرح گھوڑی پال سکیم کے کاشتکاروں کو مالکانہ حقوق دیئے جا چکے ہیں، اسی طرح ضلع ملتان اور ساہی وال میں بھی ان رقبوں کے الاٹیوں کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں ۔

۴۔ یہ اجلاس دھان کی فصل کے متعلق حکومت کی پالیسی پر سخت تشویش کا اظہار کرتا ہے ۔ اب جبکہ دھان کی فصل تیار ہو گئی ہے، دیہاتوں میں ہزاروں من دھان پڑا ہے لیکن مقررہ قیمت نہیں مل رہی ۔ اری پاک کی قیمت تیس چالیس روپے فی من مقرر ہے لیکن کاشت کار کو ۲۰ روپے فی من سے زائد وصول نہیں ہوا ہے ۔ حکومت کا دوسرا فیصلہ یہ ہے کہ ضلع سے باہر دھان نہیں جا سکتا اگر یہ پابندی ختم کر دی جائے تو کاشتکار ضلع ملتان سے باہر بھی دھان فروخت کر سکتے ہیں ۔ اس لیے اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ ضلع بندی کا حکم فوراً واپس لیا جائے ۔ نیز ضلع ملتان میں دھان کی خریداری کے سینٹر قائم کیے جائیں ۔

۵۔ یہ اجلاس ہائی وے اتھارٹی سے مطالبہ کرتا ہے کہ خانیوال سے بند بنگلہ کی سڑک کی فوری تعمیر شروع کرائی جائے ۔ اس لیے کہ بہت بڑی آبادی کے لیے اس علاقہ میں کوئی پختہ سڑک نہیں ہے ۔

ملتان سے شجاع آباد براستہ کھوکھراں سڑک کی مرمت کرائی جائے ۔

کبیر والا سے سالار وہن سادات اور [illegible] سڑک [illegible] کرائی جائے ۔

سڑکوں کی تعمیر کے لیے جو رقم پیپلز پارٹی کے افراد کو دی گئی تھی موقع پر ایک پیسہ بھی خرچ نہیں ہوا ۔ اس قومی سرمایہ کے خرد برد کی بھی فوری طور پر تحقیقات کرائی جائے ۔

۶۔ یہ اجلاس مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اسلامی مشاورتی کونسل میں جو جگہ خالی ہوئی ہے اس پر مولانا شمس الحق افغانی کو نامزد کیا جاوے ۔

۷۔ یہ اجلاس حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ کی وفات کو صرف پاکستان کے لیے ہی نہیں بلکہ پورے عالمِ اسلام کے لیے ایک ناقابلِ تلافی نقصان قرار دیتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ کریم مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عنایت فرمائے ۔ نیز اجلاس حضرت مولانا کے پس ماندگان سے بھی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے ۔

اجلاس مولانا عبدالغفار سکھی اور حافظ عبدالرشید کی وفات پر بھی غم کا اظہار کرتا ہے ۔ نیز مولانا محمد شریف اشرف کے لیے بھی دعائے مغفرت کرتا ہے اور پسماندگان سے ہمدردی کا اظہار کرتا ہے ۔

۸۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ ۱۹۷۷ء سے قائم ہونے والے سیاسی مقدمات فی الفور ختم

نبوت اور تحریک نظامِ مصطفیٰؐ کے دوران بنائے گئے جھوٹے مقدمات باوجود کئی بار کی یقین دہانیوں کے واپس نہیں لیے، بنا بریں ان کو فوری طور پر واپس لیا جائے۔

۹- یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ جن چکوک میں شاملات باقی ہیں ان کو انہی چکوک کے غریب اور ایسے آدمیوں کو ۵ مرلہ سکیم کے تحت الاٹ کیا جائے جن کے پاس رہائشی احاطے نہیں ہیں۔

۱۰- قصبہ عبدالحکیم ضلع ملتان میں فوری طور پر ایک ہسپتال تعمیر کیا جائے۔ کچی آبادیوں کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں اور غلہ منڈی تعمیر کی جائے۔

۱۱- یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ دیگر تعلیمی اداروں کی طرح دینی مدارس کے طلباء کو بھی رعایتی سفر کی سہولت دی جائے۔ ٹرانسپورٹر دینی مدارس کے طلباء کو پریشان کرتے ہیں اور ان کے ساتھ ناروا سلوک کیا جاتا ہے۔

---

۱۲ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ شجاع آباد اور جلالپور پیروالا کو سوئی گیس مہیا کی جائے۔ اس لیے کہ پائپ لائن ان مقامات کے قریب سے گزرتی ہے۔

---

۱۳ یہ اجلاس محکمہ خوراک سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ دیہاتوں اور قصبوں میں گندم اور آٹے کے ڈپو کھولے جائیں۔ کھلے بازار میں انتظامیہ جو کہ پیپلز پارٹی کی آلہ کار ہے، ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت عوام کو پریشان کر رہی ہے۔

---

۱۴ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ تحصیل شجاع آباد میں جلالپور پیروالا روڈ کی مرمت کی جائے اور غازی پور جو کہ گرد و نواح کے علاقہ میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے، ۵ ہزار سے زائد آبادی کا گنجان آباد علاقہ ہے کو پختہ سڑک سے ملایا جائے۔ اور ہسپتال بنایا جائے۔ نیز بینک کی شاخ [illegible] جائے۔

ضروری اعلان

میرے ایک عزیز قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد میں پی ایچ ڈی کر رہے ہیں ان کے مقالے کا موضوع جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی تاریخ لکھنا ہے اس سلسلے میں انہیں حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی، مولانا ظفر احمد عثمانی، مفتی محمد شفیع، حضرت مولانا اشرف علی تھانوی اور دوسرے اکابرین کی سیاسی زندگی پر مواد درکار ہے۔ اس کے علاوہ اکابرین جمعیۃ کے خطوط، ان سے متعلق مضامین، وقتاً فوقتاً جمعیت کی طرف سے مختلف مسائل پر جاری ہوتے والے پمفلٹ، ترجمان اسلام اور خدام الدین کے پرانے شمارے اور موضوع مذکورہ پر کتب کی بھی ضرورت ہے، میں جمعیت سے وابستہ افراد سے درخواست کرتا ہوں کہ ان کے پاس جس قدر متعلقہ دستاویزات موجود ہوں ان کے استفادے کے لیے مجھے ارسال کریں تاکہ جمعیت کی تاریخ پر ایک مکمل تحقیقی کتاب میں کوئی پہلو نظر انداز نہ رہے۔

(قاری) سعید الرحمٰن

جامعہ اسلامیہ کشمیر روڈ۔ راولپنڈی صدر

ڈسپلن اور دستور کی پابندی ضروری ہے

کارکنوں کو مولانا زاہد الراشدی کی تلقین

جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی ناظم مولانا زاہد الراشدی نے ماہِ رواں کے دوران کراچی، حیدر آباد، سکھر، شکارپور، کوئٹہ، خان پور، راولپنڈی، ٹیکسلا، حسن ابدال، ہری پور، گجرات اور وزیر آباد میں جماعتی احباب سے تنظیمی امور پر تبادلہ خیالات کیا اور سندھ و بلوچستان کے صوبائی دفاتر کا معائنہ کیا۔ آپ نے مختلف مقامات پر جماعتی عہدہ داروں اور کارکنوں سے بات چیت کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ ہمیں جمعیۃ علماء اسلام کے دستور کی پوری طرح پابندی کرنی چاہیے تاکہ ہم پورے نظم و نسق کے ساتھ ملکی سیاسیات میں جماعتی کردار ادا کر سکیں۔

آپ نے کہا نظم و نسق، ڈسپلن اور دستور کی پابندی کے بغیر کوئی جماعت بھی صحیح طور پر کام نہیں کر سکتی۔ اس لیے ہمیں اس سلسلے میں اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں کا ازالہ کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

مولانا زاہد الراشدی کراچی کا دورہ کریں گے

جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی ناظم مولانا زاہد الراشدی ۸ دسمبر بروز جمعرات سپر ایکسپریس کے ذریعہ کراچی پہنچ رہے ہیں جہاں آپ ۸، ۹ دسمبر کو جامعہ فاروقیہ ڈرگ کالونی میں مجلس تحفظ حقوق اہل السنۃ والجماعت کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی خلافت راشدہ کانفرنس میں شرکت کریں گے۔ اور اس کے بعد ۱۵ دسمبر تک آپ کراچی کے تینوں اضلاع میں جماعتی کارکردگی کا جائزہ لیں گے۔ دفاتر کا معائنہ کریں گے اور جماعتی عہدہ داروں و کارکنوں سے تنظیمی امور پر تبادلہ خیالات کریں گے۔

اظہارِ تعزیت

ایک مجلس میں شیخ الحدیث دار العلوم اسلامیہ مولانا امین گل صاحب صدر اساتذہ دار العلوم و نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان نے کہا ہے کہ مرحوم مولانا محمد یوسف بنوریؒ صاحب کی وفات حسرت آیات پر جتنا بھی ماتم کیا جائے کم ہے۔

مرحوم کے روبیانہ شان اور فقیہانہ تقدس اور محدثانہ ذوق و شغف اور والہانہ دینی محبت کو دیکھتے ہوئے لازماً کہنا پڑتا ہے کہ آج ہی سے پاکستان خصوصاً اور دیگر عالم اسلام عموماً ایک معتبر عالم اور بے لوث خادم اسلام اور دیندار شخصیت سے محروم ہو گیا۔

ایک جابر اور قہار حاکم کے گریبان میں ہاتھ ڈالنا ایسی ہی نڈر ہستیوں کا کام تھا۔

دعا ہے کہ اللہ کریم مرحوم کو اپنے بے پناہ فضل و کرم سے نوازے اور پسماندگان حضرات کو صبرِ جمیل اور اجرِ جزیل عطا فرمائے۔ آمین۔

فیصل آباد

جمعیۃ علماء اسلام یونٹ نمبر ۳ حلقہ غلام محمد آباد کے امیر حافظ عبدالحمید، نائب امیر صوفی محمد بشیر خان،

ناظم عمومی محمد نذیر اور ناظم نشریات محمد یوسف عثمانی، نے ایک مشترکہ بیان میں حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ پاکستان اسلامی نظریاتی کونسل میں حضرت العلامہ مولانا محمد یوسف بنوری کی جگہ پر حضرت العلامہ مولانا سید محمد شمس الحق افغانی کو شامل کیا جائے۔

بستی بہار کھاکھی

گذشتہ دنوں جمعیۃ علمائے اسلام حلقہ بہار کھاکھی کا ایک اجلاس زیر صدارت میاں جی بخش صاحب امیر جمعیۃ منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن پاک کے بعد مولانا محمد اقبال اختر قائم مقام ناظم اعلیٰ جمعیۃ نے تقریر کرتے ہوئے عالم اسلام کے مایہ ناز فرزند حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری رح کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا۔ مولانا مرحوم کی روح کو ایصال ثواب کے لیے فاتحہ خوانی کی گئی اور خداوند کریم سے دعا کی کہ اللہ تبارک تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ درجات عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عنایت فرمائے۔

مرغہ فقیر زئی

جمعیۃ علمائے اسلام مرغہ فقیر زئی تحصیل مسلم باغ ضلع ژوب کا ایک انتخابی اجلاس زیر صدارت جناب الحاج مولانا عبدالشکور صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت کے بعد صدر نے کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اب ہمیں پیشی از پیشی قومی فرائض سرانجام دینا پڑیں گے لہذا تنظیم نو کے لیے میدان عمل میں آگے بڑھنا چاہیے۔ بعد میں ناظم اعلیٰ عبدالعزیز حقانی نے خطاب فرمایا۔ تمام ارکان نے شیخ الحدیث حضرت درخواستی صاحب مدظلہ، قائد اسلامی انقلاب مفکر اسلام حضرت مفتی محمود صاحب مدظلہ، اور پیر طریقت جناب مولانا عبیداللہ انور مدظلہ، کی ولولہ انگیز قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا اور آخر میں مندرجہ ذیل افراد پر مشتمل جماعت تشکیل دی گئی۔

نگران اعلیٰ جناب خلیفہ مولانا عبدالرشید صاحب آف فضل آباد۔ سرپرست جناب الحاج مولانا عبدالعزیز صاحب آف شرطبہ فیض۔ امیر جناب الحاج مولانا عبدالشکور صاحب، نائب امیر جناب الحاج مولانا عبدالصمد صاحب (۲) جناب الحاج مولوی فتح محمد صاحب (۳) جناب مولوی عبداللہ جان صاحب آبادینی (۴) جناب الحاج مولانا سید خان صاحب۔ ناظم اعلیٰ عبدالعزیز حقانی، نائب ناظم (۱) جناب مولانا عبدالصمد صاحب (۲) جناب مولانا عبداللہ صاحب (۳) جناب ملک عبدالسلام صاحب (۴) جناب مولانا عبیداللہ صاحب۔ ناظم نشریات جناب مولانا عبدالنافع صاحب، ناظم مالیات جناب مولانا حبیب اللہ صاحب۔

گڑھی خیرو ضلع جیکب آباد

گذشتہ دنوں جمعیۃ علماء اسلام گڑھی خیرو کا اجلاس مقامی دفتر میں ہوا۔ جس کی صدارت جمعیۃ کے جنرل سیکرٹری مسٹر ایم عبدالمجید خان پندرانی نے کی۔ اجلاس میں تنظیمی امور کے علاوہ موجودہ سیاسی صورت حال پر بھی غور کیا گیا اور کارکنوں پر زور دیا گیا کہ وہ نظام مصطفیٰ کی خاطر ہر وقت قربانی دینے کے لیے تیار رہیں۔ جمعیۃ کے مقامی راہنما الحاج نصیر صاحب اور ضلعی امیر سید احمد شاہ صاحب اور صوبائی امیر حضرت محمد شاہ صاحب نے قائد جمعیت حضرت مفتی محمود صاحب۔ اور حضرت عبداللہ درخواستی پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا گیا۔

جامع مسجد چینہ تحصیل چارسدہ

گذشتہ جمعہ جامع مسجد چینہ تحصیل چارسدہ میں مولانا محمد یوسف صاحب بنوری کے ایصال ثواب کے لیے ختم قرآن شریف ہوا۔ بعد میں مولانا محمد طیب صاحب خطیب جامع مسجد چینہ اور حاجی عبدالحکیم خان سرپرست جمعیۃ علماء اسلام چینہ نے مولانا کی وفات پر اظہار افسوس کیا اور دعائے مغفرت کی۔

عباس پور آزاد کشمیر

جمعیۃ علماء اسلام عباس پور آزاد کشمیر کا ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مدرسہ کے اساتذہ اور طلبہ نے شرکت کی۔ اجلاس سے مولانا حافظ بشیر احمد، مولانا عبدالکریم، قاری محمد الیاس اور مولانا حبیب الرحمٰن نے خطاب کیا۔ انہوں نے مولانا یوسف بنوری کے دینی اور ملی خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا۔ آخر میں مرحوم کے لیے دعا مغفرت اور پسماندگان کے لیے اظہار ہمدردی کی گئی۔ مولانا حبیب الرحمٰن نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ مولانا یوسف بنوری کی جگہ اسلامی نظریاتی مشاورتی کونسل کے لیے مولانا شمس الحق افغانی کو کونسل کا رکن بنایا جائے۔

حیدر آباد

گذشتہ جمعہ بعد از نماز عشاء قاسم مسجد میں کارکنان شاخ حلقہ وارڈ بی سی ای حیدر آباد کا ہفتہ وار اجلاس ہوا۔ حضرت مولانا قاضی محمد عبداللہ جان صاحب نے بڑے مدلل و مفصل اور احسن طریقہ پہ درس قرآن دیا۔ مولانا صاحب نے ہفتہ وار پروگرام کو بہت ہی پسند فرمایا۔ نیز اس کی کامیابی کے لیے دعا فرمائی۔ آخر میں کارکنوں کو نصیحت کی گئی کہ وہ اس پروگرام میں خود بھی شریک ہوں اور اپنے دوست احباب کو بھی شریک کریں۔

ضروری اعلان

ماہانہ مجلس ذکر بروز اتوار بعد نماز مغرب مورخہ ۴ دسمبر مسجد خضرا سمن آباد میں حضرت مولانا عبیداللہ انور مدظلہ کرائیں گے

المعلن:۔ (حاجی) ظہیر الدین،
جنرل سیکرٹری مسجد خضرا سمن آباد، لاہور

ربوہ کا نام

قومی اتحاد کے نامزد امیدوار صوبائی اسمبلی حلقہ نمبر ۶۲ جھنگ میاں مہدی حیات چیلہ سیال، صدر قومی اتحاد حافظ محمد نواز داصو آستانہ، جمعیت علمائے اسلام کے سرپرست حاجی محمد اقبال چیلہ سیال رئیس اعظم داصو آستانہ، ناظم نشر و اشاعت جمعیت علمائے اسلام حافظ نور محمد، جمعیۃ علماء اسلام داصو آستانہ کے خازن ملک محمد حسین نے جنرل محمد ضیاء الحق صاحب کو تار ارسال کیے ہیں جن میں اپیل کی گئی ہے کہ ربوہ کا نام تبدیل کیا جائے۔ اس میں دجل و فریب اور ایک خطرناک سازش ہے۔

دنیا میں کسی شہر یا دیہات کا نام ربوہ نہیں۔ یہ قرآن پاک کی تحریف ہے اس نام کی تبدیلی آپکی ایک بہت بڑی اسلامی خدمت ہوگی۔

ربوہ کا نام تبدیل کیا جائے

جھنگ۔ اتحاد علماء کونسل جھنگ کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل محمد ضیاء الحق صاحب سے مطالبہ کیا کہ جس طرح انہوں نے لائیلپور، ڈرگ روڈ کراچی و دیگر مقامات سے نام تبدیل کرکے غیرت اسلامی کا ثبوت دیا ہے اسی طرح وہ قادیانی امت کے عالمی مرکز ربوہ کا نام تبدیل کریں۔ کیونکہ قادیانیوں نے مرزا قادیانی کو ابن مریم اور مسیح موعود ثابت کرنے کے لیے قرآن مجید کی آیت " وآویناھما الیٰ ربوۃ ذات قرار و معین " پارہ نمبر ۱۳، رکوع نمبر ۳، آیت نمبر ۵ جس میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ محترمہ کی ہجرت کا ذکر ہے کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے ربوہ یعنی ایک اونچی جگہ (مصر) جو قرار والی اور چشمہ والی تھی پناہ دی۔ سے تشبیہ دیتے ہوئے اس بستی کا نام ربوہ رکھا۔ حالانکہ اس آیت میں ربوہ کسی شہر کا نام نہیں۔ یہ قرآنی لفظ کے پردہ میں تحریف قرآنی کی ایک خطرناک سازش ہے۔ لہٰذا آئندہ آنے والی نسل کو اس دجل و فریب سے بچانے کے لیے ربوہ کا نام تبدیل کیا جائے۔

جامع مسجد نور شید روڈ کے ایک تعزیتی جلسہ عام جو حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کی یاد میں منعقد کیا تھا، میں بھی یہ مطالبہ کیا گیا کہ ربوہ کا نام تبدیل کیا جائے۔

فیصل آباد

جمعیت علماء اسلام فیصل آباد کے نائب امیر مولانا حافظ لال دین صاحب و ناظم عمومی ضلعی مولانا محمد عابد نعیم، امیر شہری مولانا عزیز الرحمٰن ناظم عمومی شہر مولانا قاری محمد نصیر الدین نے ایک وفد کی صورت میں جمعیت علماء اسلام کی تنظیم نو کے سلسلہ میں رضا آباد، گلشن کالونی، غلام محمد آباد، برکت پورہ، شادی پورہ، سمن آباد، کوثر آباد کی تمام تنظیموں کا معائنہ کیا اور کارکنوں کو مزید یہ ہدایات جاری کرتے ہوئے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے کے لیے ہر کارکن پوری مستعدی سے کام کرے۔ اتحاد کے سلسلہ میں کارکنوں پر زور دیا کہ ہر ممکن صورت میں اتحاد کو مضبوط بنانے میں بھی بھرپور تعاون کریں اور ہر شاخ کے ان کارکنوں کو جنہوں نے تحریک نظام مصطفیٰ میں نمایاں خدمات انجام دی ہیں انکو مبارک باد دی اور ان کی خدمات سراہتے ہوئے کہا کہ ہمیں یقین ہے جمعیت کا ہر کارکن وقت آنے پر ان جیالے کارکنوں کی طرح ہر قربانی دے گا۔

کراچی غربی

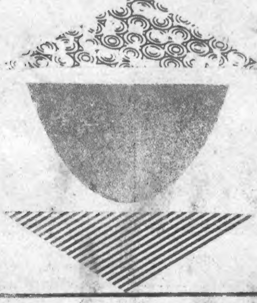
گذشتہ دنوں جمعیت العلمائے اسلام کراچی ضلع غربی کے امیر مولانا عبدالرزاق عزیزی نے پٹھان کالونی کا تفصیلی دورہ کیا۔ پٹھان کالونی میں جمعیت علماء اسلام کی تنظیم قائم کی اور دفتر کا افتتاح کیا۔

اس موقعہ پر خطاب کرتے ہوئے مولانا عزیزی نے کہا کہ جمعیت ہی وہ واحد جماعت ہے جو خلافت راشدہ کے نظام کو عملاً نافذ کرسکتی ہے۔ انہوں نے کہا یہ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ مزدوروں کی یہ بیس سالہ قدیم بستی آج تک بنیادی سہولتوں سے محروم ہے۔ انہوں نے کہا کہ غریبوں کی اس عظیم آبادی کو ہر دور میں نظر انداز کیا گیا ہے۔

انہوں نے عبوری حکومت سے مطالبہ کیا کہ غریب مزدوروں کی اس بیس سالہ پرانی کالونی کو بنیادی سہولتیں فراہم کی جائیں۔ بجلی اور پانی کا انتظام درست کیا جائے۔ ٹرانسپورٹ کی سہولت بھی فراہم کی جائے۔

اظہار تعزیت (دریاخان)

جمعیت علمائے اسلام کے سابقہ امیر مولانا غلام فرید صاحب کے صاحبزادے محمد عمر جو کہ مورخہ ۱۳-۱۱-۷۷ بروز اتوار بس کے حادثہ میں وفات پاگئے تھے انجمن تحفظ ناموس صحابہؓ کے سرپرست سجادہ نشین مولانا محمد جان عثمانی جمعیت علمائے اسلام کے سرپرست الحاج حافظ محمد رفیق، جمعیت اور قومی اتحاد کے صدر مولانا غلام رسول اور قومی اتحاد کے نائب صدر اور جمعیت کے جنرل سیکرٹری مولانا محمد الیاس ارشد نے مولانا موصوف کے صاحبزادے کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے اور دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کو نعم البدل عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)



بقیہ اصغر خان کی علیحدگی

ائر مارشل بھی اتحاد کے ساتھ رہتے تو باوجود اپنی آزاد خیالی اور لامذہبیت کے اس لادینی طبقہ کو اپنی پارٹی میں جذب کرنے سے قاصر رہتے! موصوف نے بار بار پی۔ پی۔ پی کے کارکنوں کو سبز جھنڈیاں دکھا کر اپنی طرف متوجہ کرنا چاہا۔ مگر پی۔ پی۔ پی کے لامذہب لوگ اتحاد کے ساتھ رہتے ہوئے ان کے پاس پھٹکنے کے لیے تیار نہ تھے۔ اس لیے موصوف نے اتحاد کا ساتھ چھوڑ دیا، تاکہ اپنی لادینی ذہنیت کے بل بوتے پر زیادہ سے زیادہ لادینی اور اوباش طبقے کو اپنی پارٹی میں سمیٹ سکیں۔ اس طرح انہیں ہوسکتا ہے، کہ پی۔ پی۔ پی کا گمشدہ مقام مل جائے اور وہ وزارت عظمیٰ کی گدی پر بیٹھ سکیں۔

اور یہ بھی کہا جاتا ہے، کہ موصوف پاکستان کے دو طبقوں کو اپنے ساتھ ملانا چاہتے ہیں، مرزائی اور شیعہ کیونکہ یہ دو طبقے مذہبی جماعت پاکستان قومی اتحاد کو کسی صورت میں قبول نہیں کرسکتے۔ اس لیے موصوف نے اپنے آپ کو قومی اتحاد سے الگ کر لیا تاکہ ان دو طبقوں کو خصوصی دعوت دی جاسکے۔

ہر حال یہ ہیں وہ حالات و واقعات کہ جن کی وجہ سے اصغر خان اتحاد سے الگ ہوگئے، اب دیکھیے مستقبل میں قوم اور ملک کے غیور افراد کیا سلوک کرتے ہیں؟ تاہم امید ہے ان کا فریب کامیاب نہیں ہونے پائے گا۔

ماہ دسمبر شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں

پورے جوش و خروش سے منایا جائے

قائدِ طلباء کا پیغام

نومبر ماہ مجدد کے طور پر منایا گیا۔ مختلف مقامات پر مذاکرے منعقد ہوئے۔ اجتماعات میں حضرت مجدد کے افکار اور انکی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔ پورے ملک میں جمعیتہ طلباء اسلام کے اس سلسلہ وار پروگرام کو سراہا گیا۔ آئندہ ماہ (دسمبر) حضرت شاہ ولی اللہ کا ماہ قرار پایا ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ قافلۂ علماء حق کے امام ہیں۔ جنہوں نے امت کے اجتماعی مسائل کو قرآن وسنت کی روشنی میں حل کرکے امت کی صحیح راہنمائی کی ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے قرآن کریم کا ترجمہ فارسی زبان میں کرکے قرآن فہمی کے طریق کو آسان بنا دیا۔ جس کی پاداش میں انکے ہاتھ کاٹ دیئے گئے۔ لیکن ہمیں افسوس ہے کہ اسلام کے ان جلیل القدر فرزندوں کے کمالات اور جدوجہد سے نوجوان نسل کو بیگانہ کر دیا گیا ہے۔ ان کے افکار اور نظریات کو مسخ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور انکی مذہبی خدمات کو فراموش کیا جا رہا ہے۔ ان حالات میں جمعیتہ طلباء اسلام نے یہ بیڑہ اٹھایا ہے کہ اکابر علماء حق کی سلسلہ وار قربانیوں کو نوجوان طلبا کے ذہن میں اجاگر کیا جائے۔ تاکہ آج کا بھٹکا ہوا نوجوان ان سے راہنمائی حاصل کرکے مستقبل کے لئے راہِ عمل متعین کر سکے۔ اس سلسلے میں قائد طلبا میاں محمد عارف نے ایک پیغام میں یہ کہا ہے کہ ماہ دسمبر حضرت شاہ ولی اللہ کی یاد میں پورے جوش وخروش سے منایا جائے۔ ان کی یاد میں اجتماعات منعقد کئے جائیں اور ان کے افکار اور نظریات سے بھرپور استفادہ کیا جائے۔ حضرت شاہ ولی اللہ کے افکار کو سمجھنے اور پھیلانے کے لئے پروگرام تشکیل دیئے جائیں۔

جمعیتہ طلباء اسلام میں شمولیت

استقلال سٹوڈنٹس فیڈریشن پنجاب کے سیکرٹری اور زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے ممتاز راہنما مختار عباس چوہدری اپنے ساتھیوں سمیت جمعیتہ طلباء اسلام میں شامل ہوگئے۔ جمعیتہ طلباء اسلام پنجاب کے صدر ندیم اقبال اعوان، ضلعی صدر میاں ریاض شاہد اور فیصل آباد شہر کے کنوینر حافظ عبدالغنی نے جمعیتہ طلباء اسلام میں ان کی شمولیت کا خیر مقدم کیا ہے۔

فیصل آباد

جمعیتہ طلباء اسلام فیصل آباد شہر کا ایک اجلاس زیر صدارت میاں ریاض شاہد منعقد ہوا۔ اجلاس سے جناب ندیم اقبال اعوان صدر جمعیتہ طلباء اسلام پنجاب نے خطاب کیا۔ اجلاس میں کام کی رفتار کو تیز کرنے کے لئے حافظ عبدالغنی صاحب کی زیر نگرانی ایک چھ رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی جو فوری طور پر فیصل آباد میں کالجوں اور سکولوں میں یونٹ قائم کرے گی۔

اراکین تنظیمی کمیٹی:

جناب حافظ عبدالغنی، جناب شاہد ریاض محمد علی صاحب، قاری محمد یونس، سمیع اللہ، محمد یونس سلمان۔

لاہور

جمعیتہ طلباء اسلام ضلع لاہور کا ایک اجلاس بیادِ مجدد الف ثانیؒ منعقد ہوا۔ جس میں پنجاب کے نائب صدر جناب ظہیر میر نے شرکت کی۔ اجلاس سے جناب ممتاز الحسینی نے حضرت مجدد کی زندگی اور ان کی جدوجہد سے متعلق طویل مقالہ پڑھا۔

جمعیتہ طلباء اسلام حلقہ چاہ میراں کے زیر اہتمام رحمانیہ مسجد چاہ میراں میں حضرت مجدد الف ثانیؒ کی یاد میں ایک جلسہ عام منعقد ہوا۔ جس سے جناب نذیر احمد سیالی اور قاری محمد حنیف ملتانی نے خطاب کیا۔ مولانا قاری محمد حنیف ملتانی نے جمعیتہ طلباء اسلام کے مشاہیر اسلام کے ماہ منانے کے سلسلہ وار پروگرام کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ نوجوانوں کا یہ جذبہ قابلِ تحسین ہے!

سکھر ڈویژن

جمعیتہ طلباء اسلام سکھر ڈویژن کا اجلاس مدرسہ قادریہ شکارپور میں سید سراج احمد شاہ امروٹی کے زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں تنظیمی صورت حال پر غور وخوض کے بعد سکھر ڈویژن کا نیا تنظیمی ڈھانچہ عمل میں لایا گیا تمام اضلاع کی سابقہ باڈی توڑ کر کنوینر مقرر کر دیئے گئے۔

جناب محمد انور راجپوت کنوینر ضلع نواب شاہ
جناب امیر حمزہ آزاد 〃 〃 خیرپور
جناب عبدالباری کلوڑ 〃 〃 سکھر
جناب غلام قادر بروہی 〃 〃 شکارپور
جناب عبدالحئی نوناری 〃 〃 جیکب آباد
جناب خان محمد چاچڑ 〃 〃 لاڑکانہ

ضلع خیرپور

جمعیۃ طلباء اسلام ضلع خیرپور کا ماہانہ اجلاس ٹھیڑی میں ہوا۔ اجلاس کی صدارت سید سراج احمد شاہ امروٹی نے کی۔ اجلاس سے ضلعی کنوینر جناب امیر حمزہ آزاد، نور احمد سندھی نے خطاب کیا۔

سجاول

جمعیۃ طلباء اسلام سجاول کا سابقہ انتخاب بعض عہدیداروں کی تعلیمی مصروفیات کی بنا پر ختم کرکے نیا انتخاب کیا گیا ہے جو مندرجہ ذیل ہے۔

صدر	قادر بخش چنہ
ناظم عمومی	محمد الیاس راہوکٹ
نائب صدر	شاہ محمد جوتی
نائب ناظم	عبدالغفار
ناظم نشر و اشاعت	تاج محمد جتوئی
خزانچی	سیف اللہ سومرو

جیکب آباد

گزشتہ دنوں جمعیت طلباء اسلام ضلع جیکب آباد کا اجلاس ٹھل نو میں منعقد ہوا جس کی صدارت حضرت مولانا صلاح الدین صاحب نے فرمائی۔ اجلاس میں تنظیمی کارکردگی کا جائزہ لیا گیا اور آئندہ لائحہ عمل تیار کیا گیا۔ اجلاس میں شریک حضرات سے تجاویز حاصل کی گئیں ضلع جیکب آباد کی تمام شاخ کا دبرانچوں اور ضلعی کنوینر عبدالحئی نے تنظیمی رپورٹ پیش کی۔ جناب عبیداللہ کھوسو، جناب شاہ محمد شاہ اور جناب ظفر احمد کو کنوینر کا معاون مقرر کیا گیا۔

بہاولنگر

جمعیۃ طلباء اسلام بہاولنگر کا ایک خصوصی اجلاس مقامی ہوٹل میں منعقد ہوا جس میں اویس انور صاحب سیکنڈ ایئر کے طالب علم نے اپنے بیشتر ساتھیوں سمیت جمعیۃ طلباء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا۔ آخر میں مقامی صدر عبیداللہ محمود صاحب نے تنظیمی امور پر روشنی ڈالی اور اویس انور صاحب نے جمعیۃ کے ساتھ مکمل تعاون کی یقین دہانی کرائی اور حلف اٹھایا۔

نواب شاہ

گزشتہ دنوں جمعیۃ طلباء اسلام ضلع نواب شاہ کی ضلعی میٹنگ زیر صدارت انور علی راجپوت کنوینر ضلع نواب شاہ ہوئی جس میں مختلف شاخوں کے کارکنوں نے شرکت کی۔ دریا خان مری، سکرنڈ، پڈعیدن، نوشہرو فیروز، بھیریا روڈ، نواب شاہ، دوڑ، باندھی سے تقریباً ٢٥ کارکنوں نے شرکت کی اور تنظیمی صورتحال کا جائزہ لیا گیا۔ نئے کام کے لئے ہفتہ وار اجلاس کی تجویز پیش کی گئی اور ضلعی انتخاب کے بارے میں غور کیا گیا۔ اسکے علاوہ زیادہ سے زیادہ طلباء کو دعوت دے کر جمعیۃ میں شمولیت پر آمادہ کرنے کے متعلق بھی ہدایات دی گئیں تاکہ جمعیۃ طلباء اسلام موثر قوت بن کر ابھر سکے۔

کراچی

جمعیۃ طلباء اسلام کراچی کی مجلس شوریٰ کا اجلاس بروز جمعہ دفتر جمعیۃ طلباء اسلام کراچی میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت جمعیۃ کراچی کے صدر جناب محمد رفیق نے کی۔

اجلاس میں دوسرے امور کے علاوہ جمعیۃ طلباء اسلام کراچی کی کابینہ کا عبوری دور کے لئے گوشوارہ مکمل کرنے پر بھی غور و خوض کیا گیا اجلاس میں متفقہ رائے کے بعد جمعیۃ طلباء اسلام حلقہ پرنس روڈ کے صدر جناب الطاف حسین کو جمعیۃ کراچی کا قائم مقام جنرل سیکرٹری اور جناب محمود حسن کو جمعیۃ کا نائب صدر منتخب کرلیا گیا۔

گوجرانوالہ

گزشتہ دنوں جمعیت طلباء اسلام گوجرانوالہ کا ایک کنونشن زیر صدارت حاجی محمد حسین صاحب منعقد ہوا۔ باقاعدہ کارروائی کا آغاز تلاوتِ کلام پاک سے ہوا۔ تلاوتِ کلام پاک عبدالرؤف عابد نے کی۔

کنونشن میں ضلعی جمعیت کے دو رکنی وفد جو میاں محمد ریاض شاہد اور رائے عتیق اللہ پر مشتمل تھا، نے شرکت کی۔ اور جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ شہر کے ناظم عمومی ڈاکٹر غلام محمد اور ناظم نشر و اشاعت ڈاکٹر محمد یاسین کلمی نے بھی شرکت کی۔

تلاوتِ قرآن مجید کے بعد میاں ریاض شاہد نے جمعیۃ طلباء اسلام کے اغراض و مقاصد اور پس منظر پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آخر میں متفقہ طور پر مندرجہ ذیل عہدیداروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

صدر: سید عابد حسین شاہ ــــ ناظم عمومی:- میاں عبدالرؤف عابد ــــ نائب صدر: قاری زبیر حقانی ــــ ناظم:- میاں صدیق اکبر ــــ ناظم نشر و اشاعت: خالد پرویز انجم ــــ ناظم مالیات: محمد یعقوب

اظہار تعزیت

جمعیۃ طلباء اسلام ضلع مردان کے جنرل سیکرٹری زبیر احمد نصیر نے جمعیۃ طلباء اسلام کے سرگرم رکن مظہر الحق کی ناگہانی موت پر غم و رنج کا اظہار کیا ہے اور دعا کی ہے کہ خدا مرحوم مظہر الحق کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے!

